www.novelsclubb.com
دل کا دریا
از قلم ثمرین شاہ
www.novelsclubb.com
IG/FB: Novelsclubb

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

دل کا دریا

از قلم

ثمرین شاہ

www.novelsclubb.com

جب بیل والے نے قسم کھالی کے وہ آج سونے والے کو اُٹھا کر ہی دم لیے گا تو ایسے کیسے ہو سکتا تھا کے سونے والا پُر سکون ہو کر گھوڑے بیچ کر سوتا، معید نے تکیہ سے منہ اُٹھایا اور بولا

"او آرہا ہوں مرن جوگے پتا نہیں کون سا خزانہ ہے جو کسی بھی حال میں گھر میں گھُسنا۔"

بیڈ سلپر پہن کر اس نے تیزی سے دروازہ کھولا اور سڑھیوں کے نیچے آیا بیل ایک بار پھر بجی تو چیخا

"او آرہا ہوں الو کے کان۔"

معید نے بھاگتے ہوئے دروازہ کھولا اور سامنے والے کو سخت سُست سنانے لگا تھا جب ایک بارش میں بھیگی تھر تھر کانپتی ہوئی لڑکی کو دیکھ کر اس نے اپنی زبان کو روکا کیونکہ یہ کوئی میلبیرون کی گوری نہیں تھی یہ کوئی شکل سے ایشن دیکھنے والی

www.novelsclubb.com

لڑکی تھی یقینن انڈین یا پاکستانی اور اس کے لیے حیرت کی بات تھی جو رات کے تین بجے تیز بارش میں اس کے گھر موجود تھے مئے کا دن تھا جہاں سردی کا سما شروع ہونے والا تھا آسٹریلیا کے علاوہ اس وقت پورے دُنیا میں موسمِ بہار آچُکی تھی اور اسٹریلین کے سویٹر پہنے والے دن آ گئے تھے

"آئیم سوسوری لیکن کیا میں آپ کے گھر اندر آسکتی ہوں ورنہ وہ لوگ مجھے مار دیں گئے۔"

وہ اُردو میں بولی is دفعہ

کیونکہ اسے معید دیکھنے میں پاکستانی لگا تھا

"رات کے تین بجے آپ کیا کر رہی ہے۔"

"دیکھیے پلیز میرے پاوں پہ چوٹ لگی ہے مجھے اپنی موت کی پرواہ نہیں ہے بس عزت کی خاطر آپ سے درخواست کر رہی ہوں پلیز پلیز آپ ایک پاکستانی ہونے کی ناطے میری مدد کردیں۔"

وہ اپنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی معید پھونچکا گیا کیونکہ واقعی لڑکی کی حالت صحیح نہیں تھی ایک تو اس کے ہاتھ خون سے بھرے ہوئے تھے اوپر سے اس کی پینٹ گھٹنے کے سائڈ سے بھی رنگی ہوئی تھی معید کو ترس آیا وہ جلدی سے دروازہ پورا کھول کر بولا

"آئے اندر آئے۔"

وہ پیچھے ہوئے تو وہ لڑکھڑا کر اندر آئی اس نے دیوار کو ہاتھ لگانے لگی لیکن اریکیٹکٹ صاحب کہاں برداشت کرتے لاکھ ہمدردی ہی صحیح لیکن اتنی مہنگی دیوار پہ خون کے دبے اس نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی آنکھوں میں وحشت تھی معید سمجھ گیا اس لیے بولا

"گھبرائے نہیں میں ایک شریف آدمی ہوں آپ کے خون سے دیوار گندی ہو جاتی ۔"

کمال کا صاف گو معید اب بھی باز نہیں آیا

"اائی ایئم سوری۔"

وہ شرمندگی سے بولی اور اپنا خون سے لت پت ہاتھ ہوڈی کی جیب میں ڈالا

"یہ کیا کررہی ہے آپ۔"

وہ اب تیزی سے بولا

"آپ کا کارپٹ خراب ہو جائے گا۔"

وہ معصومیت سے بولی معید کو ہنسی آئی وہ بھی کیا بول جاتا ہے

وہ اسے لیکر لائونج کے بجائے کچن میں لیے گیا اور وہ لنگراتے ہوئے آہستہ آہستہ کر

کے اس کے پیچھے آئی

معید نے تیزی سے سٹیل کی کُرسی کھینچی اور اس کے سامنے کی

"بیٹھیے آپ۔"

وہ مشکور نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بیٹھی

وہ سیدھا کبرڈ کو کھولنے لگا اور وہ درد سے کہرا رہی تھی وہ اپنی پینٹ اوپر کر کے اپنا

www.novelsclubb.com

زخم دیکھنا چاہتی تھی لیکن وہ کسی اجنبی کے سامنے یہ نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے سر جھکائے بیٹھی رہی اللہ کا شُکر ہے کے گھر میں گھُس گئی ورنہ تو آج جو اس کے ساتھ ہوتا سوچتے ہی اس کا جسم کانپ چکا تھا جبکہ آنکھوں میں ایک بار پھر وحشت نے جگہ لے لی چہرہ پہ پسینے ایک بار پھر آ گیا اسے رونا نا جانے کیوں آ رہا تھا کاش وہ یہاں نہ آتی کاش وہ امی اور گھر والوں کی باتوں اور نظروں پہ کان اور آنکھ بند کر لیتی لیکن وہ بھی کیا کرتی مجبوری ایک ایسا لفظ ہے جو انسان کو باندھ دیتا ہے بالکل زنجیر کی طرح۔

وہ ایڈ باکس اُٹھا کر لایا اور گھٹنے کے بل بیٹھا تو وہ ہوش میں آئی

ایک دم اس نے ہاتھ پیچھے کیے

"آپ رہنے دیں، می میں خود کر لو گی۔"

وہ اس کی جھجک بھی سمجھ گیا تھا اس لیے کندھے اچکاتے ہوئے اس نے باکس بھی دیں دیا وہ بائے ہاتھ سے پکڑ کر اس کا شکریہ کہنے لگی اس کا جسم سردی اور درد کے

باعث جھٹکے کھا رہا تھا اسے تھوڑا خیال آیا کے کیوں نہ کوئی گرم چیز دیں دو

"میں ابھی آیا۔"

نیند تو اُڑ گئی تھی اس لیے کافی بنانے کا ارادہ کرنے سے پہلے سب سے پہلے اس کو اپنا جمپر دیں دے ورنہ جس طرح اس کی ہوڈی تھی بہت ہی پتلی سی اس سے صاف پتا چل رہا تھا اس کے پہننے کا کوئی فائدہ نہیں تھا

وہ کچن سے نکل کر سیدھا اوپر اپنے کمرے میں پہنچا اور کمرے کی طرف ڈریسنگ روم کے اندر داخل ہو کر اس نے کچھ تلاش کرنا چاہا جو اس چھوٹی سی بچی ٹائیپ لڑکی کو کچھ پورا آ جائے الماری کے پٹ کو تھامے اس کی پُر سوچ نظریں اپنی قمیتی کپڑوں پر تھی اس میں سے اچانک اس نے ایک بلیک جمبر کے ساتھ براون سویٹر نکالا اور اس کے ساتھ بلیو سوفٹ مٹریل سے بنا ہوا بجامہ نکال کر وہ نیچے کی طرف بڑھا دیکھا وہ گھٹنے کی طرف جھکی اینٹیسپیٹک لگا رہی تھی درد سے وہ سسک رہی تھی معید اسے دیکھنے لگا لائٹ بُراون بال بال جس پہ ہلکی سی گولڈن ہائیلیٹنگ ہوئی وی

تھی پونے میں باندھے اس کے لمبے بال منہ پہ آ رہے تھے صاف رنگت پہ تھیکے نقوش معید ایک منٹ کے لیے تو ٹھہر گیا تھا پھر سر جھٹک کر آ گئے بڑھا بس ٹھیک تھی ایسی بھی کوئی بات نہیں تھی

قدموں کی چاپ پر اس نے تیزی سے اپنی پینٹ نیچے کی پینٹ زخم پر لگنے سے اسے تکلیف ہوئی لیکن اس نے لب دبا لیے تا کہ اس کی آواز نہ نکلے

"ام یہ لے کپڑے آپ کے یہ گندے ہو چکے ہو گے اینڈ سامنے ہی گیسٹ روم ہے آپ وہاں جا سکتی ہیں شاور سے گرم پانی نکلتا ہے بیشک لیے لے آپ کے مرضی اور پھر آپ آرام سے سو جائے کل بات کریں گئے۔"

"پر میں۔"

وہ جھجھکی

"کیا؟"

"آپ کے گھر میں اور کوئی ہے؟۔"

وہ اس کی بات پہ مسکرایا

"جس طرح آپ نے بیل بجائی تھی اس طرح مردہ بھی اُٹھ کر آجاتا تو پھر تو میں انسان تھا میرے ساتھ باقی بھی موجود ہوتے لیکن ایسی کوئی بات نہیں میں اس گھر میں اکیلا رہتا ہوں۔"

اب اس نے دیکھا اس لڑکی کا چہرہ سفید ہو گیا

"آپ اکیلے۔"

"جی میں اکیلا لیکن آپ گھبرا کیوں رہی ہے میں بھوت تھوڑی ہوں۔"

وہ کپڑے اس کو دینے کے بجائے کاونٹر پہ رکھتے ہوئے بولا

"اکیلا مرد تو کسی بھوت سے کم نہیں ہوتا۔"

وہ خود سے کہتے ہوئے بولی آنکھوں میں بے بسی کے مارے نمی آگئی

"اینی ویز آپ لے اور بے فکر رہے آپ اس گھر میں محفوظ ہے بیشک روم لاک کر لے اگر آپ کو مسئلہ ہے۔"

اس نے سر ہلایا اور خاموشی سے اس کے کپڑے اُٹھائے اور لڑکھڑا کر چلنے لگی معید کی نظر اس کے ہاتھوں پہ پڑی جو بڑی ہے عجیب سی بینڈ تیج کی تھی

"ٹھہریے!۔"

زارا نے مڑ کر اسے دیکھا

"حد ہو گئی آپ اس سے اچھا بینڈج نہ ہی کرتی۔"

وہ جھنجھلا کر بولا اور اس کا بازو پکڑا زارا نے ہاتھ کھینچنا چاہا لیکن اس کی گرفت مضبوط تھی

"نہیں ٹھیک ہے آپ کو ایسے ہی غلط فہمی!۔"

"چُپ میرے بیڈ شیٹ خراب کریں گی آپ دیکھے اِدھر سے خون بہہ رہا کیا کر کے آئی تھی آپ اور وہ کون لوگ ہے۔"

وہ تو اس سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے ان کے درمیان بہت دوستی ہوئی ہو اور فکر مند دوست کی طرف اس سے استفار کر رہا تھا وہ خاموش رہی البتہ اسے دیکھنے لگی جواب

www.novelsclubb.com

اس پٹی کو اُتار رہا تھا اعصاب کھینچے ہوئے تھے جیسے اسے بڑی ہے الجھن تھی کھڑی
ناک سیدھا اسے پوئنٹ کر رہی تھی کالے بال اس کے سونے کے باعث الجھے
ہویے تھے لیکن اچھے لگ رہے تھے وہ ایک چھ فٹ تین انچ کا خوبصورت مرد
آدھے نقش سے پاکستانی اور آدھے یہی کے رہنے والے نقوش لگ رہے تھے زارا
نے اسے دیکھنے کے بعد نظریں پھیر لی اور دل ہی دل میں آیت الکرسی پڑھنے لگی
کے اللہ اس کی خفاظت کرنا

"میں نے آپ سے کچھ پوچھا۔"

معید کی آواز پہ وہ چونکی اور اس کی طرف دیکھا جو بڑی ہی تیزی اور نفاست سے اس
کے ہاتھ پہ پٹی باندھ کر اب کینچی سے کاٹ کر اسے باندھ رہا تھا

"آپ نے کچھ کہا؟۔"

معید کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھیر گئی اس بیقوف سے وہ کل ہی پوچھے ابھی اس کی
حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔

"کچھ نہیں ہو گیا اب آپ جائے بلکہ رُکیے۔"

وہ اُٹھا اور الماری سے میڈسن باکس سے پین کلرز نکالے اور پانی کا گلاس فریج کے باہر گلاس سے پانی ڈال کر اس کی طرف آیا

"یہ لے پین ریلیف اس سے درد ٹھیک ہو جائے گا۔"

"آپ کا بہت بہت شُکریہ میں آپ کی بہت احسان مند ہوں۔"

وہ شرمندگی سے بولی

"بہر حال میں اوپر ہی ہوں اگر آپ کو کچھ بھی چاہیے آپ یہ دیوار کے ساتھ لگا بٹن دبا دیجیے گا امیر جینسی کے لیے لگوایا تھا میں آجاو گا اوپر آنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔"

"پر۔"

"آپ کیا ہے ؟۔"

وہ بیزار دکھنے لگا زارا کو منہ بند کرنا پڑا الریڈی اس اجنبی کو تنگ کر چکی تھی وہ کمرے

میں لاک لگالی گا نا اب اس کے کمرے کی باہر چوکیداری تھوڑی کر سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے آپ جائے۔"

"بڑی مہربانی۔"

وہ گہرا سانس لیتا ہوا مڑ گیا اور زارا بھی بڑھ گئ اس نے دیکھا وہ اوپر نہیں گیا اسے دیکھ کر کمرے کا اشارہ کرتا ہوا پھر چل پڑا

وہ سر کو خم دیتے ہوئے اندر آئی اور پھر شاور لینے کا ارادہ کرتی ہوئی بڑھی

🍂🍂🍂🍂🍂🍂🍂🍂🍂🍂🍂

وہ سویا ہوا تھا جب بیپ کی آواز سے وہ فورن اسے بند کرنے کے ارادے سے الارم کی طرف ہاتھ بڑھانے لگا لیکن یہ الارم کی بیپ نہیں بلکہ فون کی رنگ ٹیون تھی اسے بستر پہ ڈھونڈنے لگا جب نا ملا تو اسے لعنت بھیج کر دوبارہ تکیہ پہ منہ دیں دیا جب دوبارہ رنگ ٹیون بجنے لگی تو وہ سر پکڑ کر تیزی سے بستر سے اُٹھا کے کمبل اس کے پیر سے الجھا اور وہ ٹھا کر کے نیچے گرا

"گاڈ کیا منحوس دن ہے نہ رات کو چین نہ دن کو آرام اُف کہاں جاوں۔"

اس نے اپنا سر پکڑا اور اُٹھا دیکھا تو فون بھی اس کے ساتھ لیٹا ہوا تھا اس کو اُٹھا کر اس نے دیکھا لیزا کی کال تھی ناچارہ اسے اُٹھانا پڑا

"ہلیو۔"

وہ خاصی بدمزگی سے بولا

"معدی تم کہاں ہوں یونی آفس کیوں نہیں آئے۔"

"کیوں تمھارا ورکر ہوں جو پوچھ رہی ہو کے کیوں نہیں آیا۔"

جو معید آفندی کے نیند میں خلل ڈالتا تھا وہ اس کا قریبی سے قریبی انسان بھی دُشمن بن جاتا تھا

"طبیعت ٹھیک ہے بھول گئے ہو کس سے بات کر رہے ہو۔"

"ہاں انگریزوں سے بات کر رہا ہوں جس نے سالوں سے ہمارا جینا حرام کیا۔"

وہ اُردو میں بولا کیونکہ لیزا انگلینڈ سے تھی

"دیکھو اُردو میں میرے مت بُرائیاں کرو اور اتنی کیا تکلیف ہوئی میں بس پریشان ہو گئی تھی۔"

وہ بھی تیزی سے کہنے لگی

"کوئی ضرورت نہیں پریشان ہونے کی اُف ایک کم تھی جو تم نے میری نیند خراب کر رہی تھی نہیں آرہا آج آفس۔"

وہ کہتے ہوئے کھٹک سے فون بند کر چکا تھا لیزا اس کی گرل فرینڈ تھی اسے پتا تھا اب اسے منانے کے لیے ایک عدد شاپنگ جو لاکھوں پر مشتمل ہو کے ساتھ کینڈل لائٹ ڈنر پر ہی وہ مانے گی

"مجھے کیا بھاڑ میں جائے مجھ سے اتنے نخرے برداشت نہیں ہوتے۔"

ایک دفعہ معید صاحب کسی سے بیزار ہو جائے تو کوئی شخص ان کا دل ٹھیک کرنے پہ روک نہیں سکتا تھا لیکن سے پانچ دفعہ بریک آپ کے باوجود وہ پیچ آپ کر چکا تھا وجہ اس کی خوبصورتی اور بے اُنتہا پیسے کی تھی وہ ماڈل کے باوجود بھی معید کی خاطر

اس کی کمپنی میں کام کرتی تھی اور معید کو کیا اعتراض ہو نا تھا کام کرتے وقت بھی کمپنی آج پہلی دفعہ اسے لیز اسے مکمل بیزاری ہوئی تھی اس کا دل نہیں کر رہا تھا اس لمبے منہ والی لڑکی کی شکل دیکھنے کو

وہ مزید سونا چاہتا تھا لیکن اسے یاد آیا ایک لڑکی بھی اس گھر میں موجود ہے زرا اس کا بھی پتا کریں کہی چور و ور ہی نہ ہو وہ تیزی سے کمبل پھینک کر اُٹھا اور بال سنوار کر واش روم کی طرف بڑھا منہ دھو کر اور دانت برش کر وہ نکلا اور نیچے کی طرف بڑھا وہ نیچے آیا تو اس نے دیکھا خاموشی تھی یانی وہ اپنے کمرے سے باہر نہیں آئی تھی ،کمرے سے باہر نہیں آئی تھی یا ڈاکا ڈال کر فرار ہو گئی معید دی جمیز بونڈ بن کر دیوار کے پاس گیا اور اس سے چپک کر دروازے کے قریب آئے انھوں نے ہینڈل کھولنا چاہا اسی پل ہینڈل خود گھمایا گیا اور وہ باہر نکلی زارا معید کو ایک دم دیکھ کر گھبرا گئی اور چیخ گئی معید خود بھی بھونچکا کر پیچھے ہوا زارا پہلے تو اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر گہرے گہرے سانس لینے لگی پھر اس نے معید کو دیکھا تو اس کو دیکھ کر شرمندگی

ہوئی

"ایئم سوری مجھے لگا۔"

"توبہ ہے آپ چیختی ہے تو کوئی لگتا ہے بندہ اوپر اگا رہا ہو چیخ میں بھی سُر۔"

معید کے حیرت سے کہنے پر وہ خفت سے سُرخ پڑ گئی

"آپ کو کوئی کام تھا؟۔"

وہ اس کمرے کی طرف آنے کا مقصد پوچھنے لگی

"نہیں بس دیکھنا چارہا تھا آیا آپ مشکوک ہے یا مظلوم؟۔"

"دیکھیے ابھی بھی آپ مجھے اپنے گھر سے نکال سکتے ہیں لیکن وہ کمینہ شخص مجھے جیل بجھوادیں گا اس لیے جب تک مجھے اپنا پاسپورٹ نہیں مل جاتا مجھے کم سے کم ایک دن کے لیے رہنے دیں یا مجھے اس ایڈریس پہ

"او مس سپیڈی زرا بریک لگا دیں ورنہ ابھی اکسیڈنٹ ہو جانا ہے ایزی ایزی لیڈی میں تمھیں اپنے گھر سے نہیں نکال رہا او کے او کچن میں پھر مجھے آرام سے اپنی الف

لیلی سُنا لینا ٹھیک ہے۔"

معید نے اسے بولنے سے روک دیا تو زارا پُر سکون ہو گئی چلو کم سے کم نیک آدمی ہے۔ نیک ہے یا نیکی کی شکل میں ایک اور درندہ اُف ایک تو زارا کی چھٹی حس اسے غلط ٹائیم پہ غلط ہی بندے کو سگنل دیتی تھی۔

سکون کی جگہ زارا کے دل میں ڈر آگیا پہلے سوچا کے یہاں سے بھاگ جائے پھر ہوا اگر جیل میں گھس گئی تو پھر تو آسٹریلیا کی جیل کا تو اسے خوب پتا تھا اوپر سے اماں کو پتا چلا تو وہی اللہ کو پیاری اور اوپر سے کوئی اس کا اپنا بھی نہیں ہو گا اسے چھڑوانے

"میڈیم یہ مادام تُساد نہیں ہے نہ ہی آپ کوئی معروف شخصیت جس لوگ اپنے ساتھ کھڑے ہو کر تصویر بنائے گے تو سٹیچو نہ بنے اور جلدی سے لنگڑا کر آجائے

۔"

انتہائی سنجیدگی سے کہتا ہوا وہ زارا کو سوچ کے دُنیا سے نکالتے ہوئے بولا وہ معید کی ائیر وگنس پہ وہ بل کھا کر رہ گئی۔ پھر مجبوراً اُس کے دماغ نے سگنل دیا چلو پوری دُنیا

کو آزما لیا ہے اس کو بھی آزما لیتے ہیں۔

وہ اندر آئی تو وہ صاحب جی تو تیزی سے ناشتہ بنانے میں مصروف ہو چکے تھے توبہ اتنا سگھڑ مرد اور وہ بھی اتنے سلیقے اور تیزی سے کام تو شاید کسی عورت نے بھی ان کے ہاں نہ کیا ہو ایک تو اس کے ماموں زاد اتنے نکھٹو، کام چور اور یہ اتنے بڑے گھر میں رہنے والا خود بیشک باہر سب کام اپنے ہاتھ سے کرتے ہے پر یہ تو امیر بندہ ہے باہر اس کی چار کروڑ کی آسٹن مارٹن اور یہ والا بھی تو کروڑوں میں ہو گا واقی حنبل بندہ ہے۔

"ایسے کھڑے رہی گی یا کچھ کریں گی بھی چلے جلدی سے فریج سے دودھ نکالے اور وہ سامنے پڑا ہے کافی مشین اور کافی کا ڈبہ پہ ساتھ پڑا ویسے کافی تو بنانے آتی ہے نا آپ کو۔"

وہ تو ایسے مخاطب ہو رہا تھا جیسے وہ اس گھر کی کوئی فرد ہو اور اس حکم دیں رہا تھا یہ کام کر وہ اندر سے جھنجلا اُٹھی لیکن بولی

"جی مجھے بنانے آتی ہے۔"

"چلوں پھر میرے لیے کیپچینو اور اپنے لیے بیشک کوئی بھی بنا لینا۔"

ڈیمانڈز تو دیکھو اس کو جیسے وہ اس کی نوکر ہو وہ گھورتے ہوئے لڑکھڑا کر آگے چلنے

لگی تو معید نے آگے بڑھ کر ریموٹ اُٹھا کر فریج کے ساتھ ہی میوزک سسٹم سے

Michael Jackson کا billie Jean لگا دیا اور پھر جب اس کو

لنگڑتے ہوئے دیکھا جو کافی کی پاس دودھ پکڑ کر گئی تو اس کو بے انتہا ہنسی آئی اور اس

کا واقی قہقہ چھوٹ گیا وہ گھبرا کر مڑی

"کیا ہوا؟"

لیکن وہ قہقہ لگانے میں مصروف تھا

"اُف آج مائیکل سر زندہ ہوتے تو پتا ہے آنکھوں میں آنسو آجاتے آپ کا سٹیپ

دیکھ کر پھر پتا ہے کیا ہوتا۔"

"کیا ہوتا۔"

اسے سمجھ نہیں آئی وہ بول کیا رہا ہے پھر بھی اس کا جواب دیا

"پھر انھوں نے دوبارہ مر جانا تھاہاہاہا۔"

"ایسا کیا ہوا ہے مجھے کیوں دیکھ۔"

پھر اسے ساری بات سمجھ آئی یہ لڑکا کچھ حد سے زیادہ آروگنٹ اور بدتمیز تھا وہ اگر پاکستان میں ہوتی تو اسفی کی طرح اس کی بھی دُرگت بنادیتی لیکن خاموش رہی ایک تو یہ اجنبی امیر سٹرزن تھا دوسرا اس نے اس کی مدد کی تھی چُپ کر کے غصے کا گھونٹ پی کر بنانے لگی

تب تک وہ بہت تیزی سے ٹیبل سیٹ کر چکا تھا معید کی بلی ایبی خوبصورت بلیو آنکھوں والی لیکن تھی سیاہ کالی مافق وہ بھی معید کی طرح شاہانہ انداز میں نیند پوری کر کے کچن میں اپنے ناشتے کے لیے آئی معید ایک سائڈ ٹیبل سیٹ کر رہا تھا اور وہ معید کو ڈھونڈتی زارا کے پاس آگئی اور جیسے ہی وہ زارا کی ٹانگوں سے گزری اور پھر ایسا ہوا جیسے ایٹم بم پھٹ چکا ہو زارا چیختی ہوے کاونٹر کے اوپر چھلانگ لگائی اور اس

کالے بلے کو دیکھ کر اور دماغ معاوف ہو گیا ایک تو بلی اوپر سے کالی جن جیسی زارا کو نفرت تھی بلیوں سے اور خاص ڈر بھی بلی شور سے اور اوپر اچھلا تو زارا نے سیدھا چینی دان اسے مارنے لگی جو بلی کو تو نہیں سیدھا تیزی سے آنے والے معید کو لگی جو ابھی کو پکڑنے لگا تھا معید کو وہ جار سیدھا آنکھوں پر لگا تو وہ چکرا اُٹھا

"بگھائیں اسے کالی بلا کو۔"

زارا کو معید کے بجائے اپنی پروا تھی اس لیے مزید دیوار کے ساتھ چپکتی ہوئی بولی

معید نے اپنی آنکھ پکڑیں اور خنخوار نظروں سے اس لڑکی کو دیکھا اُٹھا اور سامنے پڑا لمبے سے آئینے والی الماری میں دیکھا تو شاکڈ میں چلا گیا ستیاناس جائے اس لڑکی کا جس نے اس خوبصورت نشیلی آنکھوں کی گرد سیاہی ہی کر دی

"یہ کیا کیا تم نے وومن۔"

"پہلے اس کرم جلی کو بگھائیں۔"

وہ دیکھ کر رہی تھی جواب پُر سکون انداز میں اپنی کیٹ واک میں لگی ہوئی تھی معید

نے غصے سے بازو پکڑ کر کھینچا وہ درد سے کہرا اُٹھی اور گرنے لگی معید نے اسے پکڑا

"یہ کیا کیا تم نے اور چیخنے کی کیا ضرورت تھی۔"

پہلے وہ اس کی کالی سوجی آنکھ کو دیکھنے لگی واقی بیچارے کو زیادہ لگ گئی تھی

"وہ بلی چپک گئی تھی۔"

وہ کمزور آواز میں بولی

"تو کیا بلی نے تم جیسی پانچ فٹ چار انچ افلاطون کو نگل لینا تھا کیا؟ اتنا سا منہ ہے

بیچاری کا تم تو قتل کرنے کے درپہ دیں آپ میں ایسے منہ کو لیکر کہاں جاوں گا اُف

آج کا دن ہی منحوس ہے۔"

وہ اس کا بازو چھوڑ کر پھر اپنی بیچاری معصوم آنکھوں کا جائزہ لینے لگا

"یہ آپ کی سزا ہے اور یہ سزا اللہ تعالی نے دیں ہے میرا مزاق اُڑانے کی۔"

وہ تو شروع سے ہی منہ پھٹ تھی کہاں چُپ رہنے والی تھی

"اچھا احسان فراموش عورت ایک تو تم جیسی ڈان کو گھر میں جگہ دیں اوپر سے

کپڑے دیں وہ بھی ہزار پہ مشتمل کپڑے پھر اپنا کمرہ اور اب ناشتہ کروا رہا ہوں اور زبان دیکھو اور اپنی حرکتیں۔"

زارا کا تو ضبط جواب دیں گیا

"میں ڈان نہیں ہو اور نہ میں نے جان بوجھ کر کیا ہے یہ سب وہ آپ کی کرم جلی ۔"

"پہلی بات خبردار اس کو کرم جلی کہا وہ میری ابی ہے۔"

"نام آپ کو اس کی شکل دیکھ کر رکھنا چاہیے تھا۔"

"پولیس صحیح تمھاری پیچھے لگی ہوئی ہے ایک نمبر کی ریسسٹ ہو۔"

"استغفار اللہ کیڑے پڑے آپ کو کیا اوّل فُول بُک رہے ہیں۔"

وہ تو غلط ہی سمجھ بیٹھی جبھی سُرخ چہرہ لیے چیخ ہی پڑی اور معید کو دل کیا اس لڑکی کو اٹھا زور سے زمین پہ پٹکھے

"جاہل لڑکی racist جس کا مطلب ہے نسل پرست۔"

معید اپنی اردو سے امپریس ہو گیا چلو وہ پُرانے ملازمہ کام آئی جنھوں نے اُردو میں ایم اے کیا تھا اور اس کو بھی اپنے لفظ سمجھانے لگی

"تو اس طرح بولے نا اُف آپ نے میرے ہاتھوں سے پھر خون نکال دیا کہاں پھنس گئی ہو میں

وہ تو اپنے ہاتھوں سے نکلتے خون کو دیکھ کر بے بسی سے رو پڑی تو وہ اور پریشان ہو گیا

"او بی ویسے پکی پاکستانی ہی لگ رہی ہے آپ جو لڑنے کے بعد ہار مانتا ہوا دیکھ کر رونے لگ جاتی ہے اِدھر آئے دیں اپنا کاکو والا کا تھا۔"

وہ اس کو روتا ہوا دیکھ کر نرم پڑ گیا اور اس کا سفیدی مائل چھوٹا سا ہاتھ پکڑ کر ٹیبل کی طرف آیا جہاں ناشتہ ٹھنڈا ہو چکا تھا دو پلیٹ میں پڑا چکن اینڈ اوملیٹ سینڈویچ کے ساتھ دو گلاس اورنج کے جوس تھا

"اچھا اب بینڈیج کر رہا ہوں ساری تفصیل بتاؤ کیا ہو کہاں سے آئی ہو مائی سیلف والے سٹائل سے سُنا دینا ٹھیک ہے۔"

"میں گلِ زارا ہوں میں ایک لڑکی ہوں اتنا کافی ہے۔"

وہ خفگی سے بولی

وہ ہنس پڑا

"اچھا آپ لڑکی میں تو سمجھا آپ وہ ہے؟۔"

"وہ کیا؟۔"

"خیر کچھ نہیں اب بولے۔"

****

وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی اس سے دو سال بڑا اس کا ایک بھائی تھا، خوشحال گھرانا تھا گلِ زارا اپنے ماں باپ کی خاصی لاڈلی تھی اور پڑھائی کا بھی کوئی اتنا خاص شوق بھی نہیں تھا اس لیے بڑی ہی مشکلوں سے اس نے ایف اے کیا اور پھر پڑھائی کو خیر باد کہہ دیا جبکہ اس کے بر عکس اس کا بھائی کو پڑھائی کا حد سے زیادہ جنون تھا اس لیے اس نے وکالت میں گھس گیا، اس کی ماں چاہتی تھی یہ بھی مزید پڑھ لے

لیکن اسے ناولوں سے فہرست ملتی تو سب سوچتی اس کا تو ایک خواب تھا بس ناولز میں ہیرو جیسا ہوتا ہے ویسے ہی مل جائے امیر خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں والا اور خاص کر نیلی آنکھوں والا بس اتنی سی معصوم خواہش تھی اس کی لیکن ریلیسٹک ماں باپ کو تھوڑی سمجھ آنا تھا اس کے رشتے ڈھونڈنے شروع کر دیں ایک تو مڈل کلاس تھی دوسری بس خوش شکل تعلیم کو تو اس نے ٹاٹا بائی کر دیا تو رشتے بھی تو عام سے آنے تھے اور آجکل کے زمانے میں تو اِکا دُکا آنے بھی غنیمت تھے اور جب زارا کو رشتوں کو پتا چلا کے کس قسم کے رشتے آ رہے تھے تو وہ تو ہتھے سے اکھڑ گئی

"اماں اب میرے لیے اس قسم کے رشتے آئے گے شکل دیکھی ہے اس سلیم میاں کی کہی سے بھی شہزداں سلیم نہیں لگتا۔"

"تو تم کون سا انارکلی ہو۔"

اماں کو اس کے تبصرے پہ ناگواری ہوئی

"انارکلی سے زیادہ ہی خوبصورت ہو اماں اچھا میں نہیں کرنے والی۔"

"کیوں نہیں کرنے والا اچھا خاصا خوش شکل اور دیکھا بھالا لڑکا ہے اوپر سے اس کی اپنی بیٹری کی دُکان ہے اکلوتا بھی ہے اور دو بہنیں ویسے بھی اپنے گھر کی ہو گی۔"

"وہ سانولے رنگ کا موچھر سلیم میاں بیٹری والا آپ کو خوش شکل لگتا ہے۔"

"توصاف رنگت پا کر بہت اکڑنے لگی مشکلوں سے ایف اے پاس کیا ہوا ہے اپنے بھائی کی طرح زیادہ پڑھنے لگتی تو ہمیں اعتراض نہ ہوتا۔"

ماں کی بات سُن کر وہ باپ کے پاس گئی اور ابا بھی اس بار اماں سے متفق تھے یہ بات سُنتے ہی زارا کا منہ کھل گیا پھر اس نے پڑھائی مزید جاری رکھنے کا فیصلہ کیا حسیب اس کا بڑا بھائی ہنس پڑا جے جس طرح اس نے نمبر لیے ہیں کوئی عام سے یونی ورسٹی بھی نہ اسے چُنے بدلے میں زارا نے حسیب کی ایک کیس سڈڈی کے نوٹس گھما دیے بدلے میں حسیب اس کے کمرے میں دانداناتا ہوا آیا

"میرے رحمان والے کیس کے نوٹس کہاں ہے۔"

ابھی وہ یارم میں علیان کا دھکڑا پڑھ رہی تھی جب اس کا بھائی اپنا دُھکڑا سامنے لے آیا

"کون سے نوٹس بھائی؟۔"

"زارا بنو مت چلو نوٹس دو میرے شاباش منڈے کو میری پر سنٹیشن ہے۔"

"ابھی تو منگل ہے اتوار کو دیں دوں گی تب تک اس منحوس امرحہ کو پڑھو توبہ کتنی ظالم ہے بیچارا عالیان۔"

"اب یہ عالیان ٹپک پڑا بہت پہلے وہ کون سا تھا کردار؟۔"

"اگر تم ہاشم کی بات کر رہے تو ہاں وہ ابھی بھی پہلا پیار ہے ہائے کیا وکیل تھا لیکن تمھیں اور تمھارے دوستوں کو دیکھ کر وکیلوں کی سارے امیج خراب کر دیں ہے ویسے کیا ایک بھی نہیں وہی سنبھالنے والا جو لاکھ کے سوٹ میں ملبوس اور پچاس ہزار کے ہیر کٹ میں لوگوں کو مار دینے والا ہائے۔"

وہ ہاتھ میں عالیان کی ہمدردی کو بھول کر اب ہاشم کو سوچ رہی تھی

"ہاں ایک ہے بشیر کردار وہ بچے سنبھالتا اپنے تو ملواوں۔"

"فٹے منہ تمھارے اب شکل گُم کرو ہاشم کے خلاف بولنے والے مجھے سخت زہر

لگتے ہیں۔"

"ہاشم کی بچی !۔"

حسیب دانت پیستے ہوئے بولا

زارا تو تڑپ اُٹھی

"ہائے میرے کان کیوں نہیں پھٹ گئے نکل جاو حسیب اس سے پہلے تمھارا قتل

کر دوں۔"

وہ بُک چھوڑ کر اسے دھکا دینے لگی

"پہلے نوٹس دیں موٹی۔"

"بھینگے نہیں دو گی نوٹس نکل آیا بڑا ہاشم کے خلاف بولنے والا۔"

"چل اللہ تمھیں قاتل آئی مین وہ سنبھالنے والا کردار بھائی دیں چلو نوٹس دوں۔"

زارا نے اسے گھورا

"پہلے ایک شرط !۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ کیا؟"

"ابا اماں کو کہو مجھے شادی نہیں کرنی اس سلیم میاں سے۔"

"شادی بھی نہیں کرنی اور میاں بھی کہہ رہی ہو لڑکی دماغ تو سیٹ ہے۔"

حسیب نے اپنی پھسلتی ہوئی عینک اوپر کی

"فضول مت بولو اچھا سنو ابا امی کو کہہ دو نا وہ کتنا کو جا ہے اوپر سے ٹو مچ غریب۔"

"تو تم کون سی پرنسس ڈیائنہ جو تمھیں چارلز ضروری ہے ملے۔"

"ان کو چھوڑوں طلاق موت دوسری شادی یہ کوئی محبت ہوئی بھلا۔"

اسی طرح بعث معباحثے میں جیت زارا کی ہوئی اور اس نے حسیب کو قائل کر دیا لیکن حسیب نے یہ کہا تھا کے وہ پڑھائی کریں گی تو دل سے کریں گی اس کا آڈمیشن اس کی شوق کے بنا پر گرافکس ڈیزائنگ میں ہو گیا چونکہ کام کمپیوٹر پہ تھا اور زیادہ مغزماری نہیں کرنی تھی اس لیے وہ تو خوش ہو گئی اور امی ابا بھی خاموش ہو گئے اسے طرح زارا کو تین مہینے ہو گئے۔ حسیب اتنے دنوں بعد واپس آیا اور ابا امی سے کوئی

بات کی جس پہ وہ ہتھے سے اکھڑ گئے زارا کو تو نہیں پتا چلا تھا وہ تو رات کو ابا کی ڈانٹ سی بھری آواز پہ جو وجدان مصطفی کے غم میں ڈوبی ہوئی تھی فورن تیزی سے نکلی اور حُسیب کھڑا ان سے بات کر رہا تھا

"ابا وہ جج کی بیٹی ہے اس میں میرا ہی فائدہ ہے۔"

"بیٹا وہ اچھے خاندان کے لوگ نہیں ہے تم نے خود اخبار میں اس لڑکی کی ماں کا کیس دیکھا ہے اور وہ لڑکی بھی ٹھیک نہیں۔"

"ابو پلیز ثنا کے خلاف میں ایک لفظ نہیں سُنو گا آپ لوگوں کو میں کارڈ بجھوا دوں گا آنا تو آئے نہیں آنا تو میرا اور آپ کا رشتہ ختم۔"

زارا نے منہ پہ ہاتھ رکھا وہ تو اس کا بھائی نہیں لگ رہا تھا اتنا بے حس یہ غیر لڑکی کی محبت کی خاطر انسان اتنا بے حس ہو جاتا ہے کے اپنے پیٹ کاٹ کر کھلانے والے اپنی جان قربان دینے والے ماں باپ کا بھی نہیں سوچتا غصے کی لہر زارا کے اندر دوڑی وہ سیدھا بھاگتے ہوئے حسیب کے کمرے میں گئی

"حسیب کان کھول کر سُن لو میری بات اگر تم یہاں سے گئے تو خدا کی قسم میں اس ثناٹنا چہرہ نوچ دوں گی تمھیں زرا بھی لحاظ نہیں ہوا ابا کا پتھر کے ہو گئے "زارا تم اس وقت دفع ہو جاو یہاں سے یہ نہ ہو میرا ہاتھ اُٹھ جائے۔"

اب زارا ساکت ہو گئی کیا معاملہ اتنا بگڑ گیا کے اس کا جان لُٹا دینے والا بھائی اب اس پہ ہاتھ اُٹھانے کی بات کر رہا ہے آنکھوں میں نمی آئی اور اس پہ لعنت بھیج کر باہر آئی تو ابا اور اماں بالکل خاموش بیٹھے زارا سے ان کی خاموشی برداشت نہ ہوئی تو سیدھا ان کے پاس آئی اور گھٹنے کے بل بیٹھ کر ان کی گود میں سر رکھ دیا ابا چونکے

"چھوڑیں اس گدھے کو عقل جب آئی گی نا تب آپ کے پیر پکڑ کے معافی مانگیں گے اور اگر نہ عقل آئی تو اس کے اندر رہ کر خون کے آنسو رہے گا۔"

"اللہ نہ کریں کیسی بد فال منہ سے نکال رہی ہو۔"

ماں تو تڑپ اُٹھی اور ابا مسکرا پڑے

" صحیح تو کہہ رہی ہو آپ لوگوں کو تکلیف دیں کر کبھی خوش رہ سکتا ہے۔"

اس طرح حُسیب ان سے ناراض لاہور چلا گیا زارا کو بڑا غصہ آیا اسی طرح مہینے گزر گئے اور پتا چلا وہ شادی کر چکا ہے اور ہنی مون منانے اسے کی پیسے پہ دوبئ گیا زارا کو پتا چلا تو سو گالیاں نوازی اگر جا بھی رہا تھا تو پوچھ بھی لیتا کے بہن تم نے بھی دیکھنا ہے دوبئ منحوس! اس کا ایک رشتہ آیا تھا وہ انکار کرنا چاہتی تھی کیونکہ اس بار بھی اس کے معیار کا نہیں آیا تھا

"امی آپ ایسے لوگوں کو سریس کیوں لیتی ہے۔"

وہ مالٹے کے ساتھ بڑی ہی حسرت زدہ نظروں سے فواد خان کو ٹی وی پہ دیکھ رہی تھی جو اپنی ہیرون کے ساتھ رومینٹک ڈائیلوگ مار رہا تھا

"امی ایسا داماد کیوں نہیں آتا سلیم، ممتاز توبہ نام بھی دیکھو ان کے۔"

"پہلے آئینے میں جا کر اپنی شکل دیکھو!۔"

امی کرڑیلے کاٹ رہی تھی جب وہ جل کر بولی

"امی پورے محلے میں میری جیسی سکن میری جیسی ڈریسنگ ہو تو بتائیں گا ابھی

خالا پروین کی بیٹی کی شادی میں نے وہ بلیو لمبی سے فراک کے ساتھ اوپر بالوں کا جوڑا بنایا تھا اور خالی سادھے سے جھمکے پہنے تھے نا تو ساری لڑکیاں مجھے کہہ رہی تھی ماہرہ خان لگ رہی ہو لیکس سائٹل آوارڈ والی۔"

وہ اترا کر مالٹے کے چھلکے پلیٹ میں رکھ کر اُٹھی اور امی تو باقئدہ پریشان ہو گئی اس لڑکی کا کیا ہو گا

🍂🍂🍂🍂🍂🍂🍂🍂🍂🍂

"یہ تمھاری کہانی ہے یا پورا ناول شارٹ فورم میں بتائیں محترمہ آپ کے ساتھ ہوا کیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

معید نے جوس کا سپ لیتے ہوئے اس کو تقریباً چیختے ہوئے ٹوکا

"دیکھیں اگر میں آپ کو ایک بات حرف با حرف نہیں بتاو گی تو سٹوری آپ کو زیادہ سمجھ میں نہیں آئی گی۔"

"سٹوری میں مجھے آپ کی نالائقی، ریسسیم، بے انتہا خوبصورت کا نشس ناولز کی

دیوانی کے علاوہ آپ کے ساتھ کیا غم ہے۔"

وہ اپنا سر پیٹ رہا تھا اس لڑکی کی مدد کر کے

"یہ بتانا ضروری تھا ورنہ آپ میرا غم نہیں سمجھ سکتے تو پھر یہ ہوا۔"

وہ سینڈیوچ سے لطف اندوز ہوتے ہوئے بولی

بھاگ جا معید اس سے پہلے یہ لڑکی تیرا سارا دن برباد کر دیں وہ دماغ میں سوچتے ہوئے وہ جلدی سے اُٹھا

"میں چلتا ہوں میرا کچھ کام ہے ابی اِدھر آو کم ٹوڈیڈی۔"

اس کا یہ کہنا غزب ہو گیا اور وہ جو اپنی دستان سُنا رہی تھی اچانک وہ چیر کے اوپر چڑھ گئی

"دور پھینکے اس کرم جلی کو ابی سیدھا بھاگتے ہوئے معید کے پاس آئی اپنی نیلی آنکھیں زارا کے سامنے کر کے زارا نے چھڑی اُٹھا کر اس وار کرنے لگی معید نے اس کا بازو پکڑا

بلی کو چھوڑا اور جو زارا کرسی سے گرنے والی تھی معید نے اس پکڑ لیا

زارا نے اس کے کندھے کو پکڑ لیا اور آنکھیں زور سے بھینچ لی جبکہ معید ایک دم

رُک کر اس کا چہرہ دیکھنے لگا تو ایک سکینڈ کے لیے ٹھہر گیا لیکن یہ ایک سکینڈ ہی تھا

کیونکہ نا تو یہ فینٹسی تھی نا ہی کوئی مووی اس لیے اس کو چھوڑ کر بولا

"خبردار میری ابی کو قتل کرنے کی کوشش کی پولیس کو بلواوں گا اب سیدھے

سیدھے بتائیں اور پھر اب تک تو وہ پولیس بھی یہاں سے گزر گئی ہوگی برائے

مہربانی یہاں سے تشریف لیے جائے۔

زارا سے اپنی بے عزتی برداشت نہیں ہوئی خونخوار نظروں سے اس کرم جلی کو

ایسے دیکھا جیسے اس کی سوکن ہو

"ٹھیک ہے بہت شکریہ آپ کا آپ کو پیسے اور کپڑے بجھوا دوں گی اور اس کرم جلی

کا کوفن بھی۔"

وہ جل کر کہتی لنگڑا کر چلنے لگی

"توبہ توبہ کیسے میری جان کے لیے فضول بات کر رہی ہے۔"

"توبہ توبہ لوگ اب بلیوں تک کو بھی جان جانوں کہنے لگے قیامت کی نیشانیاں۔"

وہ تیزی سے بڑبڑاتی وہ جانے لگی جب ابی کو اس کی بات پسند نہ آئی تبھی اس کے سامنے گزری اور وہ ایک بار چیخی

زارا کو سیٹل کر کے وہ میسن کی کال پر سیدھا وہ ایکشن رومز کیفے پہنچا فل حال اس نے زارا کو نہیں نکالا ایک تو اس کی گھٹنے اور ہاتھ دوسرا وہ اس کی بیوقوفی دیکھ چکا تھا اس نے باہر نکل کر لازمی پکڑ جانا تھا اتنی تو وہ انسانی ہمدردی رکھتا تھا اس سے اپنے دوستی کے گروپ پر نظر پڑتی ہی وہ اپنی کوٹ کے کالر ٹھیک کرتے ہوئے اندر بڑھا میسن اور علورد نے دیکھ لیا تو اس کی طرف بڑھے ہی تھے کے اس کی نشیلی آنکھوں کے گرد سیاہی دیکھ کر وہ ہنسنے شروع ہو گئے معید نے دانت کچاۓ

"اپنے بتیسی اندر کرو ورنہ میں نے ایک بھی نہیں چھوڑنے۔"

"کسی مائی کو چھیڑا تھا تو نے۔"

علورد نے ہسنی کو پھر بھی بریک نہیں لگایا

"کون سی چک نے تمھارا یہ حال کیا ہے۔"

معید کو زارا کے لیے میسن کے یہ الفاظ زرا بھی نہیں پسند آئے حالانکہ اسے کیا پتا

کون زارا یہ اسے کیا ہو رہا ہے۔

"بس سڑھیوں سے گر گیا تھا۔"

یہ ایسی کون سی سیڑھی تھی جو صرف تیری نشے کرتی ہوئی آنکھوں پہ ہی جا کر لگی

"۔

وہ پھر کہتے ہوئے باز نہ آئے

"دفع ہو تم دونوں جا رہا ہوں۔"

"اچھا رک رُک اب اصل بات بتانا ہمیں پتا ہے تجھے کچھ پتا ہے۔"

معید میسن اور علورد ہائی سکول سے بیسٹ فرینڈ تھے معید جب پندرہ سال کا تھا تو

اس کی ممی نے کسی ریچ بلینئر گورے سے شادی کرلی اس کی ممی خود کر سچن تھی تو اسے کون سے پروا تھی ممی ویسے بھی اس کے باپ سے نہیں اس کی دولت سے پیار کرتی تھی اگر اس کے باپ سے کرتی تو مزید دولت کے پیچھے نہ بھاگتی اور معید کے ساتھ ہی اس کے باپ کی جائیداد پہ اپنی زندگی گزارتی لیکن چونکہ ان کو ساتھی کے ساتھ جائیداد اپنے نام کرنے کا شوق تھا لیکن معید کے والد نے ساری پراپرٹی معید کے نام رکھی معید اس ماحول کے رہنے کے باوجود اسے اکیلے رہنے کی بہت تکلیف ہوئی تھی مغرب میں پلنے والے لڑکے میں مشرق کے بھی رنگ تھے جان بوجھ کر بے حسی کا لبادہ اوڑھ کر وہ اپنی زندگی بھرپور انجوائی کرنے کی کوشش کرتا

سکولر شپ لیتے لیتے اس کی پڑھائی پر کوئی خرچہ نہیں ہوا اور آرکیٹیکچر کی لائن میں گھس کر اس وقت میلبورن کا ٹاپ ٹین آرکیٹیکچرز میں آچکا ہے اور ایک آئیڈیل لائف گزار رہا ہے لیکن نا جانے کیوں اس کو اپنی یہ لائف بے رنگ سی لگ رہی تھی جو اچانک زارا کے ایک دن آنے سے وہ پریشان ہونے کے باوجود کچھ محسوس

کر رہا تھا جو دل کو نا جانے کیوں عجیب احساس سے دو چار کر رہا تھا

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وہ اس کے صوفے پہ بیٹھی ابھی ابھی اس کے فریج سے میلک شیک نکال کر ٹی وی آن کر کے پی رہی تھی لیکن وہ ٹی وی کو غور نہیں کر رہی تھی جہاں وہ ماضی میں چلے گئی جہاں سے خبر آئی تھی کے حسیب اور اس کی بیوی ٹرپ کی واپسی سے پلین میں آ رہے تھے کے اچانک موسم کی خرابی کی باعث پلین کنٹرول میں نہ رہا اور کریش کی صورت میں فلائٹ میں موجود سارے پسینجر جاں بحق ہو گئے یہ بات زارا کی فیملی سمیت کو اندر تک توڑ دیا زارا کو یقین نہیں آ رہا تھا اس کا بھائی اچانک ان کی زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ناراض ہو کر چلا جائے گا ابا تو یہ صدمہ برداشت نہ کر سکے اور وہ بھی اپنے بیٹے کے پاس اس کی میت کے دفنانے کے ایک ہفتے پاس اس کے پاس پہنچ گئے اب زارا کے عصاب ہی جنجھوڑ چکے تھے اسے سمجھ نہیں آئی تھی

صرف ایک ہفتے ایک ہفتے میں اس کی پوری دُنیا الٹ ہو گئی تھی اب وہ اور امی اکیلے کیسے اس دُنیا کا مقابلہ کریں گی اب وہ ماضی میں کھوئی وی تھی کے اچانک بیل ہوئی وہ اچھل پڑی شُکر کے میلک شیک صحیح سلامت رہا بیل دوبارہ ہوئی پھر کوئی اچانک دروازہ کھول کر اندر آیا اسے لگا منھوس آدھے گھنٹے میں آگیا ہے لیکن جب ہیل کی آواز پہ اس نے دیکھا کوئی ریڈ ڈریس اور ریڈ کوٹ میں ملبوس کوئی لمبے منہ والی لڑکی تھی

اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی اور جب بولی تو کاٹ دار لہجے میں بولی

"تم کون ہو اور یہ معید کے کپڑوں میں کیا کر رہی ہو۔"

زارا نے بھی اس کا جائزہ لیا تو وہ تیزی سے بولی

"میلک شیک پی رہی ہو۔"

اس کی اس جواب کی توقع نہیں تھی لیکن لائیزا سمجھی وہ طنز کر رہی تھی

"تم کون ہو اور میرے بوئی فرینڈ کے گھر اور کپڑے میں کیا کر رہی ہو۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زارا کو اچھو لگا جسے اس نے منہ پہ ہاتھ رکھا اس شخص کا ٹیسٹ کتنا خراب ہے چاہیے

وہ جانور پہ ہو یا لڑکی پہ

"او تو تم پلاسٹک فیس اس کی گرل فرینڈ ہو۔"

وہ منہ کھولے اس کو دیکھنے لگی جو کھلکھلا کر ہنس رہی تھی

"شٹ آپ! دیکھو جو کوئی بھی ہو یہاں سے فورن نکلو ابھی اس معید سے پوچھتی ہو

مجھے چھوڑ کر دوسرے پہ منہ مارنے لگا۔"

یہ بات زارا کو آگ لگا دیں

"یو شٹ آپ! پہلے شکل تو دیکھو اپنی بندریاں وہ باندر تو بیزار ہو گا ہی لیکن میں اس

کی کوئی تمھاری طرح گرل فرینڈ نہیں ہو۔"

"کون ہو پھر؟۔"

وہ چیخ ہے پڑی

"ابھی بتاو گی معید مجھے پولیس کی دھمکی دینے والے۔"

"میں اس کی بیوی ہو کل ہی معید نے مجھ سے شادی کر کی۔"

جو دماغ میں آیا اس نے بول ڈالا اور لائیزا کا منہ پہ ہاتھ گیا

"جیسز!"

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

معید اپنے دستان ختم کر کے کافی کا سپ لے رہا تھا کڑوی کافی اپنے اندر اتارتا بالکل

چُپ ہو گیا

"تو اس ڈان کو اپنے گھر کیوں رکھا۔"

"سوچ رہا ہو پولیس کے حوالے کر دوں پھر اس سے ہمدردی محسوس ہوتی ہے اب

بتاؤ میں کرو تو کیا کرو۔"

"تو نے اس سے پوری سٹوری کیوں نہیں سُنی۔"

"آدھے گھنٹے کی سٹوری میں وہ اُردو کے ناولوں فواد خان کی دیوانی، کام چور اور

ریسسیم کے علاوہ مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں پتا چلا اب بتاؤ میں اپنا سر خالی

www.novelsclubb.com

کر وا آتا۔"

"اوہو تو ٹینشن نہ لے کچھ سوچتے چل تھوڑا اور سپ لے۔"

علورد کو کٹیل پیتے ہوئے بولا

اچانک اس کا فون بجا تو اس کے چہرے پہ مزید بیزاری آگئی

"اس کا کیا کروں میں یہ کب پیچھا چھوڑے گی۔"

لائیزا کا نمبر دیکھ کر اس نے فورن کال کاٹی

"بیٹا یہ تو ایلفی ہے اتنی آسانی سے نہیں پیچھا چھوڑنے والی۔"

"اُف آج کل ستارے گردش میں لگ رہے ہے جبھی دن خراب ہے۔"

"ایک ہی دن میں ستاروں میں گردش واہ معید۔"

میسن نے اس کے کندھے پہ ہاتھ مارا

"اُف اُٹھا لے یہ نہ ہو تیرے سر پہ آ پہنچے۔"

اس نے ناچار اُٹھا لیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہلیو!"

"تم نے شادی کرلی۔"

معید کو سمجھ نہیں آئی وہ کیا کہہ رہی ہے

"میں کچھ پوچھ رہی ہو معید۔"

"یہ کیا کہہ رہی ہو۔"

"جھوٹ مت بولنا ورنہ میں تمھارا سر گنجا کر دوں گی تم نے شادی کرلی ہے۔"

"میں نے بھلا کس سے تم کہاں ہو اور یہ کس نے بکواس کی ہے۔"

معید کا دماغ پہلے سے خراب تھا مزید اور خراب ہو گیا

"میں اس وقت تمھارے گھر پہ موجود ہو اور تمھاری بیوی تمھارے ہی کپڑوں میں

مجھے باوار کروا رہی ہے اور مجھے گھر سے نکال رہی ہے۔"

اور معید نے غصے سے ہاتھ ٹیبل پہ مارا

"میں اس کو چھوڑو گا نہیں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ تیزی سے اُٹھا اور اس کے دوست ارے ارے کرتے رہے

⁜⁜⁜⁜⁜⁜⁜⁜⁜⁜⁜⁜⁜⁜⁜⁜

"اب کھڑی کیا ہو میرا شوہر تمھیں دھکے دیکر نکالے گا۔"

زارا نے اُترا کر کہتے ہوئے مالکانہ لہجے میں کہا

"تم کو بتاوں گی میں۔"

"ہاں بتائیں میں سُن رہی ہو۔"

اچانک معید صاحب گھر کے اندر داخل ہوئے اور زارا کو بیٹھے ہوئے جبکہ لائیزا کو کھڑے چکر کاٹتے ہوئے دیکھا

www.novelsclubb.com

زارا نے مڑ کر معید کو دیکھا جو اسے نہیں لائیزا کو دیکھا

"آ گیا اس ڈول کا رومیو۔"

لائیزا نے معید کو دیکھا اور اس پر چھپٹی "ہاو کڈ یو ڈو دس ٹو می میں دو دن چھٹیوں میں کیا گئی تم نے شادی کر کی۔"

زارا کو ہنسی آئی اور معید نے اسے خونخوار نظروں سے دیکھا اب بتاتا ہے اس کو

"یا لائیزا آئیم سوری میں نے شادی کر لی۔"

معید کو صفائی پیش کرنے کے بجائے اس کے جھوٹ پہ تائید کرنے پہ جھٹکا لگا اور وہ

منہ کھولے معید کو دیکھنے لگی جواب اس کو سبق سکھانے والا تھا..

زارا کا منہ کھل گیا وہ اس جواب کا توقع ہر گز نہیں کر رہی تھی وہ تو اس سے دو ہاتھ

آگئے گیا۔

"دیکھو لائیزا میں نے ہمیشہ دوست مانا لیکن میں نے محبت زارا سے کی ہے آئی مین

میری بیوی کو دیکھو کتنی خوبصورت ہے۔"

زارا کا چہرہ لال پتا نہیں شرم سے ہوا تھا یا غصے سے

لیکن یہ تو بہت کمینہ نکلا

"اس عام سی شکل میں کیا جو تم نے مجھ جیسی کو ریجیکیٹ کیا۔" لائیزا رونے لگی معید

نے مصنوعی گھوری دکھائی ورنہ ہنسی بڑی آرہی تھی ایک تو زارا کی حالت بھی بڑی مزے دینے والی تھی

"لائیزا تم میرے گھر میں میری وائف کو ایسے نہیں کہہ سکتی۔"

وہ بولتا ہوا زارا کی طرف بڑھا زارا کو لگا اب یہ اپنا ڈرامہ کو اگلے لیول پہ لیکر جائے گا وہ چلنے لگی جب معید نے اس کے کمر میں اپنے بازو ڈالے اور اپنے ساتھ لگایا

"دیکھو کتنی خوبصورت ہے میں تو اس کو دیکھتے ہی پہلی نظر میں دیوانہ ہو گیا خود پہ اختیار نہ رکھ سکا تو شادی کی آفر کر ڈالی اب مجھ جیسے ہینڈسم کو کون انکار کرتا بھلا اس لیے تم بھی کوئی اچھا سا پارٹنر ڈھونڈو اور خوش رہو۔"

زارا کا دماغ ماوف ہو گیا چہرہ لٹھے کے مانند سفید ہو گیا اس نے ہاتھ ہٹانا چاہا لیکن گرفت مزید مضبوط ہو گئی اسے لگا جو کل اس ہو گئی. تھ واقع ہو گا آج بھی یہی ہو گا۔

اس نے آہستہ سے بولا

"معید پلیز مجھے چھوڑو!۔"

www.novelsclubb.com

وہ کانپتے لہجے میں بولی

معید پیچھے ہو کر زارا کو اپنے گھیرے میں لیے گیا اور اپنے گال اس کے ساتھ مس کیے تب تو لگا وہ وہی بے ہوش کر گر جائے گی وہ ہٹنے لگی تب وہ اور جڑتا گیا

"اب جاؤ بھی ہماری وائف ہم سے ناراض ہے میں اس کو زرا مناؤں گا۔"

وہ اس انگلش میں لعنت بھیج کر چلی گئ معید فورن اس سے الگ ہوا اور زارا نے غصے سے مڑی اور ایک تھپڑ مارنے والی تھی کے معید نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

"تھپڑ مارنے سے پہلے سوچ لینا یہ تمھارا ہی عمل نامہ ہے میرے گھر میں رہو گی اور مجھے ہی پھنساو گی ایسے تو نہیں چلے گا میں نے تمھاری مدد کی اور تم میرے لیے مشکل بنا رہے تھے۔"

آنسو زارا کی آنکھوں میں سیلاب کی طرح آئے معید اور جھلا گیا

"رونے سے میں نرم نہیں پڑ جاو گا اس لیے اپنے کپڑے بدلو اور جاو یہاں سے میری طرف سے تمھیں پولیس سٹیشن میں عمر قید ہو جائیں یا پھانسی ہو جائے آئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈونٹ کیر بہت کر لے تم جیسے چوروں کی مدد۔"

" صحیح کہہ رہے ہو مجھے اس درندہ صفت دُنیا میں رہنا ہی نہیں چاہیے اس سے ہزار گناہ محفوظ میں پولیس سٹیشن یا قبر میں رہو گی جہاں نہ ڈر ہو گا نہ فکر ہو گی بس آپ آزاد نہیں ہو گے اگر یہ آزادی رشتے احساس میری عزت نگل لیتی ہے تو بھاڑ میں جائے ایسی دُنیا ایسی دولت ایسی آزادی۔"

اس کے لہجے میں گہرا کرب تھا اور چہرے بالکل سپاٹ

معید کو ایک دم کچھ ہوا یہ کیا کہہ رہی ہے۔

"اور مجھے پولیس اس بات پہ پکڑ رہی ہے کیونکہ میں نے دو الیگل کام کیے ہے جو مجھ جیسے بیوقوف زہن کو خود نہیں معلوم تھے اور جب معلوم ہوئے تو یہاں سے بھاگ آئی تھی مجھ خود سے گھن ہو رہی تھی کے زارا تم ایسے کام کر سکتی ہوں خیر آپ کے کپڑے آپ کو واپس کرتی ہو تب تک آپ پولیس کو کال کریں۔"

وہ جانے لگی جب معید نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا اس نے ہاتھ نکالنا چاہا لیکن معید

نے گرفت مضبوط کرلی

"بتاو کیا ہوا تھا مجھے پتا ہے تم اپنے اس جولی والے روپ میں اپنا درد چھپا رہی ہو میں بھی کوئی بچہ نہیں ہوں اُنیتس سالا مرد ہوں اتنی تو دنیا میں نے دیکھ رکھی اور جو میرے ساتھ ہوا مجھے لوگوں کے احساسات کا ان کے چہرے پڑھ لیتا ہوا گر تم واقی چور یا ڈان یا جو بھی ہوتی تو کیا میں تمھیں اندر آنے دیتا کیا میں تمھیں اتنا بیوقوف لگتا کے ایک تو اس لڑکی کو اپنے کپڑے گھر میں جگہ ناشتہ ایکسکیٹر ا دیتا جو ایک مجرم ہوتی , نہیں ! کیونکہ مجھے معلوم ہے تم ایسی نہیں ہو اب بولو ہو سکتا میں تمھاری مدد کر سکتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

وہ مڑی اور معید نے اسے صوفے پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا

****

ابا اور حسیب کو گزرے ڈھائی سال ہو گئے اور وہ اماں کے کہنے پر مجبوراً انھیں اس کی نانی کے گھر جانا پڑا جہاں اس کے ماموں رہتے ہیں ماموں تو خوش تھے ان کو اپنے

ساتھ رکھنے پر لیکن ممانی اور ان کے بچے کچھ خاص نہیں خوش ہوئے تھے اور یہ چیز زارا نے بہت محسوس کی تھی اماں تو بس ہاتھ میں تسبی اور اپنے نمازیں تو یل کر کے اللہ کی ہو کر رہ گئی اس لیے اتنا محسوس نہیں ہوا وہ زارا کے آنے جانے پر پڑھائی کرنے پہ اور کبھی کبھار ایسی ہی فارغ بیٹھنے پہ خار کھانے لگے پہلے تو چُپ تھے لیکن اب ان کی زبانیں بھی خوب چلنے لگی جو زارا کی برداشت سے باہر تھی اس لیے شام کو اس کی کلاسس ہوتی تو صبح وہ کسی سکول میں انٹرویو دیں کر بچوں کو کمپیوٹر پڑھانے لگی

جس سے وہ اپنا اور اماں کا خرچہ اُٹھانے لگی ماموں کو اس کی نوکری سے اعتراض تھا لیکن اس نے دبے لفظوں میں بتا دیا کے مامی اور بچوں کو نہیں پسند آپ کے پیسوں پر پلنا اور ویسے بھی امی کی زمہ داری اس پر زیادہ ہے۔ماموں آ گئے سے کہا کہتے زیادہ زور بھی نہیں دیں سکتے وہ ایک دن پڑھا رہی تھی جب کلاس ختم ہونے کے بعد اس کی ایک سٹوڈنٹ اس کے پاس آئی

اور بولی

"مس میرے چاچو آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔"

زارا جو اپنے کلاس میں ہی بیٹھ کر کاپی چیک کرنے لگی کیونکہ بریک کے بعد بھی اسی کی کلاس تھی وہ ایک دم ایک کاپی چیک کرتے ہوئے چونکی اور بولی

"کیوں دعا؟ خیریت ہے آپ کو میں صحیح نہیں پڑھا رہی۔"

جتنا بھی وہ زمہ دار اور سمجھدار بن گئی تھی لیکن ابھی بھی اس کے اندر سادگی اور بھولا پن تھا

"نہیں مس وہ تو آپ کی بہت تعریف کرتے ہیں کے آپ اتنا اچھا کمپیوٹر پڑھاتی ہے اور اوپریٹ بھی کتنا اچھا آتا ہے جب میں نے انھیں بتایا کے آپ تھری ڈی ڈیزائنز اور ویب سائٹس بھی بنا لیتی تو انہوں نے کہا کے وہ آپ سے ملنا چاہیے گے۔"

"او! پر ان کو مجھ سے کیا کام۔"

"آج چاچو مجھے لینے آئے گے تو آپ ان سے مل لیجیے گا۔"

وہ بیچاری سمجھی اس کوئی اور نوکری مل جائے گی پیسے بھی اچھے خاصے مل جائے گے

اس لیے وہ راضی ہو گئی

وہ بعد میں بھول گئی اور گھر کی لیے نکلنے لگی جب دعا کی آواز آئی

"مس مس آپ کہاں جارہی ہماری گاڑی تو یہاں ہے۔"

وہ کہتے ہوئے اس کے پاس آئی اور زارا مڑی تو اس نے دیکھا اس کے چاچو کھڑے

ہوئے تھے بلیک سوٹ اور بلیک ہونڈا میں وہ کوئی خوش شکل آدمی تھا وہ چلتا ہوا اس

کے پاس آیا

"آپ ہے گلِ زارا دعا کی کمپیوٹر کی ٹیچر۔"

گلِ زارا نے سر اثبات میں ہلایا

"اور میں نے سُنا آپ گرافک ڈیزائنگ پڑھ رہی ہے۔"

"جی سر آپ کو کوئی کام تھا۔"

"تھینک گاڈ مجھے کوئی تو ملا آپ کیا مجھے ایک اچھی سی ویب سائٹ کا ڈیمو دیں سکتی

ہے یہ رہا میرا کارڈ اینڈ ایمیل ایڈرس مجھے کوشش کیجیے کے آپ چار دن میں دیں

دے مجھے اپنے کام کے لیے بہت ضرورت ہے اگر مجھے آپ کا کام پسند آیا میں

چاہوں آپ میری آسٹریلیا کی کمپنی کے لیے کام کریں۔"

زارا ایک دم شاک ہو گئی آسٹریلیا کی کمپنی کی نوکری۔

****

میں نے چار دن میں کیا دو دن کے اندر ویب سائٹ بنا کر بھیج دی اماں کو بتائیں بغیر

جب تک کچھ فائنل نہیں ہو جاتا میں ایسے منہ اُٹھا کر تو نہیں کہہ سکتی تھی اماں مجھے

نوکری مل جائے گی اگر نہ ملتی تو امی نے میرا مزاق بنانا تھا اس لیے چُپ کر کے کام

میں لگی رہی اور ایک اچھے سے دو قسم کے ویب سائٹ بنا کر انھیں ایمیل کر دیں اور

پورے پندرہ منٹ بعد ان کا رئیپلائی آگیا انھیں میرا کام پسند آیا مجھے ان کی اتنی

جلد بازی اور بالکل ان فورمل ریپلائی ہضم تو نہیں ہوا لیکن بہر حال مجھے انہوں نے

انٹرویو کے لیے بلوایا اور میں بھی اس بار اماں کو بغیر بتائی انٹرویو دیں آئی انہوں نے

کہا وہ مجھے ملبیورن بھیج رہے تھے رہاش، ٹکٹ کھانے کا سب خرچہ وہ اُٹھائے ساتھ
میں تین لاکھ کی تنخواہ دیں گے میری قسمت کے اتنے پلٹنے میں حیرت میں رہی اور
میں جلدی سے مٹھائی اور کچھ تحفے لیکر گھر آئی اور سب کو خوشخبری سُنائی سب کا تو
حیرت سے منہ کھل گیا بس اماں اور ماموں خاموش تھے وہ مجھے اتنے دور اور وہ بھی
سات سمندر پار بھی راضی نہیں ہوئے لیکن میرا مقصد صرف اماں کو راضی کرنا تھا
وہ تب بھی نہ ہوئی وہ پہلے ہی ابو اور بھائی کو کھو چکی تھی اب مجھے بھی خود سے دور کرنا
گوارا نہیں تھا اس لیے ممانی ہی سب کچھ کر سکتی تھی ان کے پاس کہی اور انہیں کہا
اگر وہ ماموں کو منالے تو میں انھیں ہر مہینے لاکھ روپے بھیجا کرو گی ممانی کا تو منہ
کھل گیا اس بات پر اتنے تو ماموں ان کو نہیں دیتے ہو گی جتنا میں دوں گی وہ راضی
ہو گئی اور اماں اور ماموں کو منوا کر ٹھانی اور وہ راضی ہو گئی دعاوں کے ساتھ مجھے
انہوں نے بھیجا لیکن شاہد قسمت ہی پھوٹی تھی شروع میں تو میں ایک مہنگے ہوٹل
میں ٹکرایا گیا اس کے بعد کچھ جگہ گھمائی پھیرائی مجھے لگا میں جنت میں آگئی ہوں

لیکن یہ مضنوعی جنت کے پیچھے ایک دلدل تھی جو مجھے جہنم کی آگ کی طرف دکھیل رہی تھی شروع میں تو ویب سائٹس بنواتی رہی اور وہ کسی میڈیکل کمپنی ،کیفے،اور کلو تھنگ اوٹ لیٹ تھی بعد میں انہوں نے ایک سافٹ ویر بنانے کو کہا جو مجھے معلوم نہیں تھا وہ الریڈی ہے یہاں پر اور کافی نام ہے اس کا بہر حال مجھے کچھ ہی وقت لگے اور میں نے ان کی ڈیمانڈ کردہ سوفٹ ویر بنادیں اس کے بعد میری ایک دوستی مائرہ سے ہو گئی اور میں نے انہیں تفصیل بتائی تو وہ پہلے میرا منہ دیکھتی رہی پھر بولی

"زارا یہ کیا کیا تم نے!۔"

میں جوس کا سپ لیتے ہوئے چونکی

"کیا کیا ہے میں نے ہائے ربا کمال کیا ہے یار میں سوچ نہیں سکتی تھی میں کوئی اچھا کام کر سکتی ہوں۔"

"اُف سٹوپڈ لڑکی انہوں نے تمھارے بھولے پن کو فائدہ اُٹھایا اُف اُف تمھیں

نہیں پتا یہ سوفٹ ویر آسٹریلیا کی سب سے مہنگی اور مشہور ترین سوفٹ ویر ہے

سٹوپڈ لڑکی دس از پائرسی ! تمھیں جیل ہو جائے گی۔"

اس کی بات سُنتے ہی میرے پیروں تلے زمین ہی نکل گئی سفید چہرہ لیے میں ایک دم گھبرا گئی اس نے کہا کوشش کرو تو میں یہاں سے بھاگ سکتی ہوں لیکن میرا بیوقوف دماغ نے مجھ سے مزید خرابی کروانی تھی اس لیے ان کے آفس پہنچ گئی اور لڑنے لگی انہوں نے میرا منہ اس طرح بند کروایا ایک تو میں ایلیکگل طور پہ آگئی ہو دوسرا میں نے بہت سی پائریٹڈ ویب سائٹس اور سوفٹ ویر بنائی ہے جس سے عمر بھر کی جیل میں ایک منٹ کے لیے تو وہ ساکت ہو گئی ابھی مجھ سے مزید غم نہ برداشت ہوا تھا کے انہوں نے عجیب گندی ویب سائٹس بنانے کو کہا اور اگر میں نہ مانی ایک تو میں اپنی عزت کے ساتھ ساتھ جیل کی سلاخوں میں ہو گی سُن دماغ لیے میں فورن مائرہ کے گھر گئی اس نے مجھے تسلی دیں اور کہا چُپ کر کے جاوں اور سیدھا اِدھر سے پاسپورٹ اور کچھ ضروری سامان جو پوکٹ میں ڈالا جا سکے میں چُپ کر

کے چلی گئی اور گھرا کر ایک لقمہ اپنے اندر نہیں اُتارا یہ سب حرام شہہ تھی میرے لیے رات کے ایک بجے تو چھپکے سے سب کچھ نکال رہی تھی جب رات کے وقت زور زور سے دستک ہوئی میں گھبرا گئی مجھے سمجھ آگئی انھیں پتا چل گیا سید ھا واش روم میں گھس کر میں نے مائرہ کو کال کی وہ اُٹھا ہی نہیں رہی تھی اتنی بار کال تبھی نہ اُٹھے میرا رو رو کر بُرا حال ہو گیا پھر دروازہ ٹوٹنے کی آواز آئی اب تو مزید حالت غیر ہو گئی...

اب منہ پہ ہاتھ رکھے میں نے اِدھر اُدھر دیکھا تو ونڈو کو دیکھ کر مجھے یہی حل نظر آیا شکر تھا اس کی گرل نہیں تھی اسے کھول کر میں نے اپنے آپ کو گھسانے کی ہر ممکن کوشش کی اس چکر میں میرا ہاتھ زخمی ہو گیا لیکن بہر حال میں نکل آہی اور بڑی مشکلوں سے ریلنگ سے لٹک کر جمپ ماری وہاں کوڑے دان کا ڈربہ تھا اس کے اوپر کور تھا شُکر لیکن میرے گھٹنے بڑی زور سے لگے پھر میں تیزی سے سارے

در در بھلا کر بھاگنے لگی میں جہاں رہتی تھی وہ امیروں والا علاقہ ہی تھا اس کے ساتھ آپ کے گھروں کا ولا سٹارٹ ہوتا تھا ایک دو گھر چھوڑ کر آپ کا ہی تھا اور میں اِدھر اس لیے کیونکہ وہاں ایک مسلمان کا نام لکھا تھا پتا نہیں مجھے اللہ نے یہ بات دل میں ڈالی کے میرے ایمان رکھنے والے بندوں پر ایک بار پھر بھروسہ کر کے تو دیکھ اور اب آپ کے سامنے ہوں اور مجھے پتا ہے وہ مجھے ڈھونڈ کر پولیس کے حوالے کر دیں گے اور میرے پاس سوائے پاسپورٹ کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔"

وہ اپنے بہتے آنسو کو صاف کرتے اب چُپ ہو گئی تھی اور معید ایک دم اسے دیکھتا رہا پھر اُٹھ گیا اور فون نکالا اور آگئے بڑھ گیا

"ہلیو علورد اسلامک سینٹر سے مولوی صاحب کو بلوا دوں۔"

علورد جو سگیرٹ پی رہا تھا ایک دم جھٹکے سے اُٹھا

"کیا ہوا تو اسلام قبول کر رہا ہے۔"

وہ قہقہ لگاتے ہوے ہنسا

"بکو نہیں نکاح کے پیپرز لیے آنا۔"

"کیا مطلب ہے۔"

اب تو کچھ گڑبڑ لگی

"او نو معید کہی تو اس لڑکی سے۔"

"ہاں میں گل زارا سے شادی کر رہا ہوں اور تو آدھے گھنٹے کے اندر اندر آ سمجھے۔"

اس نے فون بند کر دیا اور مڑ ازارا کو دیکھا جو خود کو کمپوز کر رہی تھی پھر اسے دیکھا

"آپ پلیز مجھے کسی دوسرے شہر تب تک کے لیے بھیج دیں۔"

"بھیج دوں گا اتنی جلدی کیا ہے۔"

وہ مسکرایا اور زارا نے سر ہلا کر سر تھام لیا

"ایئم سوری مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔"

"کیا نہیں کرنا چاہیے تھا۔"

وہ اب اس کے پاس آیا لیکن اس کے سامنے والے صوفے پہ بیٹھ گیا اور مسکراتی

نگاہوں سے زارا کو دیکھ رہا تھا

"آپ کو اپنی بیوی کہہ کر آپ کی گرل فرینڈ کو نکال دینا۔"

وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا

"وہ میری گرل فرینڈ نہیں ہے ایسی چپک رہی تھی میرے آفس میں کام کرتی ہے

بس اچھی خاصی بات چیت ہے دا ٹس اٹ !۔"

وہ چُپ ہو گئی اور وہ پیچھے ہو کر گہری نظروں سے دیکھنے لگا جو اس کی کچھ ہی گھنٹوں

میں سب کچھ ہونے والی تھی یہ کیسا احساس تھا جو اس کو اتنی جلدی فیصلہ کرنے پہ

مجبور کیا تھا ایک ہی دن میں پورے ایک دن میں وہ اسے اچھی لگنے لگی تھی مطلب

اچھی سے بھی کچھ اوپر تھا

"آپ سے ایک بات پوچھو۔"

وہ اسی کو دیکھ رہا تھا زارا کو دیکھنے پہ گڑ بڑا گیا

"پوچھو !۔"

"کیا آپ کے ٹی وی پہ یہ صرف انگلش ڈرامے اور موویز کے علاوہ کچھ نہیں لگتا۔"

ہے !!!

"مطلب ! پاکستان کا کوئی ڈرامہ بھی نہیں ہے ہائے وہ ڈاکٹر اسفی !!۔"

لو جی ایک تو وہ ابھی اس سے نکاح کرنا والا ہے اور اس کے ایک سے ایک محبوب

نکل رہے ہیں، اُف معید دل آیا بھی تو کس پہ

"نہیں کوئی نہیں آتے اگر آتے بھی ہے تو بھی تم میری اجازت کے بغیر نہیں دیکھو

گی۔"

"یہ کیا ٹک ہوئی بھلا۔"

وہ بگڑ گئی سارا غم چہرے سے گزر گیا اب وہ اپنے اصل فورم میں آگئی اتنا تو یقین تھا

اس شخص کے اندر محفوظ ہے تو ڈر بھی چھو کر گزر گیا

"جی یہی ٹک ہوئی اور اس ٹک کو اکسیپٹ کریں گی آپ !۔"

"دیکھو زیادہ فری نہ ہو میں نے اپنی کمزوری بتا دیں ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ

میں کمزور ہوں یا تمھارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔"

"یہ بات کہاں سے آگئی۔"

ایک دم بیل ہوئی تو وہ اُٹھا

"اب دوسری ماں آئی ہو گی اس کی اب اسے کیا کہو نہیں بھائی واقی وہ ہمدردی کو

پھینک کر باہر دفعان کریں گا۔"

وہ منہ بنا کر مڑی تو دو لڑکوں اور دو لڑکیوں کے ساتھ ایک عدد مولوی صاحب اس

کے ڈرائنگ روم میں انٹر ہوئے اور بیٹھے تھے وجہ نظر آنے والا بڑا سا شیشہ تھا جو

باہر والے کو اندر والے نظر آتے تھے لیکن اندر والے کو نہیں وہ دیکھ رہی تھی جب

معید باہر آیا

"یہ کون ہے؟۔"

وہ اس کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

وہ اس کو سرتاپا دیکھ رہا تھا جو اسی کے ڈھیلے ڈالے کپڑے میں ہی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

الجھے بال ہلکہ سا نیل پڑا چہرہ واہ کیا دلہن ہے

"اُٹھو!۔"

"کیا؟۔"

"یار اُٹھو۔"

"میں بالکل بھی ان کے پاس نہیں جاوں گی اور نہ ہی تمھاری نوکر بن کر انھیں سرپو کرو گی۔"

"نوکر کون بنا رہا ہے تمھیں بیگم صاحبہ۔"

وہ شرارت سے مسکرا کر اسے کھینچتے ہوئے بولا

"اوئچ! معید تم پھر بکواس کی نا میں تمھیں ماروں گی

"جی بھر کے مار لینا پہلے یہ ہوڈی سر پہ پہنو میرے پاس اور کچھ نہیں اور چلو۔"

"کیا کر رہے ہو۔"

وہ بولی وہ اس کو پہنا کر ہاتھ پکڑا

"ہاتھ مت لگاوں مجھے!۔"

"اچھا ٹھیک ہے چل کر آجاو۔"

"تو چل کر ہی آتے ہے میں کیا کرال کر کے آوگی۔"

وہ جل کر بولی تو وہ ہنس پڑا پھر اپنی ہنسی کو روکا اور اس کا ہاتھ پکڑا اور گھسیٹے

"معید!!!اللہ!"

وہ چیخی اور اس کے پُشت پہ زور سے ہاتھ مارا تو وہ اگنور کرتا ہوا اندر لایا تو جب سب نے آتی ہوئی دلہن کو دیکھا تو پہلے سب حیرت سے منہ کھولے دیکھتے رہے تو پھر اچانک میسن اور علورد کا قہقہوں سے ڈرائیونگ روم مزید لوگوں کی قہقہوں سے گونج اُٹھا معید نے انھیں گھورا اور زارا معید کے پیچھے چھپ گئ زوردار مکا معید کی کمر پہ مارا معید کہرا اُٹھا

"اُف!!"

"معید لاونا اپنی زارا کو پھر پارٹی کرنئ ہے۔"

زارا ایک دم جھٹکے سے الگ ہو کر سامنے آئی

"یہ کیا ہو رہا ہے۔"

"ناموں کے ساتھ دو دل جڑ رہے ہیں۔"

وہ سنیجدگی سے کہتا ہوا آگئے آیا اور ساتھ ایک صوفے پہ بیٹھایا

"شروع کریں مولوی صاحب!"

زارا ایک دم ساکت ہو گئی اور معید کو دیکھنے لگی جو اس وقت بلیو شرٹ اور بلیک پینٹ میں خوبصورت لگ رہا تھا پھر سامنے پڑے مرر میں اس نے اپنے آپ کو دیکھا تو چہرہ دھوا دھوا ہو گیا وہ اس شخص اس کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی وہ ہمدردی اور مجبوری سے بنا رشتہ نہیں چاہتی وہ جانتی ہے وہ اس کی مدد کرنے کے تحت سب کر رہا تھا وہ روکنے لگی جب وہ آخری قبول ہے بول کر اب سائن کر رہا تھا زارا کے پاس اب بھی وقت تھا وہ روکنا چاہتی تھی لیکن زبان نا جانے کیوں شل تھی۔

پھر اس سے پوچھنے کا وقت آیا تھا تو اس نے خاموشی سے سر جھکا کر ہاں کر دیں اس

کے پاس کیا راستہ بچا تھا اگر ایسا ہونا تھا تو ایسا ہی صحیح

وہ ڈرائینگ روم سے باہر آگئی اور کچن میں آئی اور سٹول پہ بیٹھ گئی آنسو بے اختیار

ہو گئے اور نکلنے لگے اس نے انھیں صاف کرنے کی زحمت نہیں کی اور سر کاؤنٹر پہ

رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جسم بھی جھٹکا کھا رہا تھا جب کسی نے اسے کھینچا تو

دیکھا معید آنکھیں سکیڑ کر اس کی روئی ہوئی صورت دیکھ رہا تھا

"یار شکل سے اتنا بُرا آدمی نہیں ہو جتنا تم رو رہی ہو اور فکر نہ کرو کرم جلی سے زیادہ

اہمیت دوں گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر منہ چھپا کر رونے لگی

"تم قربانی کا بکرا کیوں بنے معید!۔"

"وہ تو ہر شخص بنتا ہے میں بن گیا ہو تو کون سی نئی بات ہے۔"

وہ شانے اچکاتے ہوئے بولا اور ہاتھ ہٹائے "اُف پہلی شکل ڈروانی ہے مزید ڈرا رہی

ہو۔"

"ہٹو!"

وہ اسے دھکا دینے لگی خود دھکا دیتے ہوئے بھی گرنے لگی کے معید نے اس کی کمر پکڑی اور دوسرا ہاتھ کاونٹر کو تھاما تک بیلنس رہے زارا نے دیکھا وہ اس کے چہرے پہ جھکا ہوا تھا اس کی گرم سانیس زارا کا چہرہ جھسلا رہی تھی دل کی دھڑکن بڑھتی گئی اور سانس جیسے رُکنے کو تہہ کر چکی تھی

"مم معید!۔"

وہ ہکلائی وہ مزید قریب ہوا تھا کے کسی گلا کھنکھارنے کی آواز آئی معید کا دل خراب ہو گیا دوسرا زارا ٹھنڈی پڑ گئی

"معید صاحب ہنی مون بعد میں مناتے رہنا ہمیں پارٹی چاہیے۔"

علور د شرارت سے بولا جبکہ میسن کی ہنسی چھوٹنے والی تھی

"تم کمینوں کو دیتا ہوں پارٹی میں نکلوں یہاں سے۔"

"اچھا یار غصہ تو نہ ہو لیکن صبر تو کر جا پہلے بھابی اور تم تیار ہو کر آو ویسے ضرورت نہیں ہے بھابی اور تم ویسے بھی بہت شاندار لگ رہے ہو۔"

وہ ہنسے اور معید کو بھی ہنسی آئی لیکن زارا کی سُرخ آنکھیں دیکھ کر وہ بولنے لگا کے زارا ہٹ کر دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گئی اور معید نے چمچا اُٹھا کر پھینکا جسے علورد نے کیچ کیا اور وہ مسکراہٹ دباتا ہوا آگئے بڑھ گیا

"اُٹھو تمھارے کپڑے آئے ہیں تیار ہو جاو۔"

وہ بستر کے پاس بیٹھی ٹانگیں سینے پہ لا کر کسی غیر نقطے کو غور کر رہی تھی جب شاپر پکڑے معید اندر آیا

اس نے ایک نظر اُٹھا کر اسے دیکھا پھر دوبارہ سوچ میں چلی گئی

"یہ تم جس کو بھی سوچ رہی ہو نا اس کی سوچ سے واپس آجاو ورنہ بہت مارو گا۔"

وہ گھورتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

"تو کیا تمھیں سوچو!۔"

وہ چڑ کر بولی وہ ایسے ایکیٹ کیوں کر رہا ہے جیسے وہ اس رشتے سے خوش ہے وہ

مسکرایا اور دھڑم کر کے بستر پہ لیٹ کر کہنی سے اونچا ہو کر دیکھنے لگا

"میرے علاوہ آپ کی ساری سوچ حرام ہے۔"

"زرا بھی نہیں اچھے لگ رہے ڈائیلوگ مارتے ہوئے یہ چیز فواد کو سوٹ کرتی ہے

۔"

وہ جیسے بگڑ گیا وہ کیا فواد سے تھوڑی کم تھا بلکہ زیادہ خوبصورت تھا

"تمھیں اس چالیس سال کے لڑکے میں ایسا کیا نظر آیا جو دو بچوں کا باپ ہے۔"

"خبردار جو اسے چالیس سال کا کہا تم جاو اپنی جولیٹ کے پاس۔"

"کیوں تم جیسی ماسی کے ساتھ ڈیٹ نہیں مار سکتا۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچنے لگا

"معید بند کریں یہ ڈرامہ۔"

وہ ہاتھ چھڑوانے لگی جب معید نے اسے کھینچ کر اپنے سینے پہ گرا دیا زارا بھوکلا گئی

"ہاں اب بتاؤں مجھے دور سے سُنائی نہیں دیں رہا تھا۔"

وہ ہٹی

"بہروں کو ویسے بھی سُنائی نہیں دیتا۔"

وہ مسکرایا وہ اس کا گریز سمجھ رہا تھا لیکن اب وہ حق رکھتا تھا تو کیوں گھبرا رہی ہے

"خیر تیار ہو جائیں سب ڈنر کے لیے ویٹ کر رہے ہیں۔"

"آپ کا دماغ تو نہیں خراب میری جان خطرے میں ہے اور آپ مجھے باہر ڈنر پر لیکر جا رہے ہیں آپ سوچ بھی سکتے ہیں میرے ساتھ کیا ہو گا۔"

وہ ایک دم رونے والی ہو گئی اور معید چُپ کر کے اسے دیکھنے لگا پھر جھک کر اس نے اپنا پہلا حق استعمال کیا

زارا ایک دم جھٹکے سے پیچھے ہوئی سانس تو جیسے لگتا تھا رُک گئی تھی

"تمھاری جان اب میری جان ہے تمھاری عزت میری عزت ہے بس پھر بات ختم

چلو شاباش اُٹھ جاو۔"

وہ مڑ گیا اور زارا بُت بن گئی

🍂🍂🍂🍂🍂🍂🍂🍂🍂🍂🍂🍂

وہ باہر کار کے قریب کھڑا سیگرٹ پی رہا تھا اور ٹھر ٹھرا دینی والی سردی نے اس کو جما دیا تھا گو ابھی برف باری نہیں شروع ہوئی تھی لیکن پھر بھی ٹھنڈ ایسی تھی جس سے خون جم جائے

وہ دروازہ بند ہونے پہ مڑا تو دیکھا تو بس رُک گیا

زارا نے بالوں کو کیچر میں مقید کیا تھا وائٹ شرٹ کے نیچے بلیک پینٹ کے ساتھ بلیک ہاف سلیوز جیکٹ کی زپ کو وہ اوپر کر رہی تھی بنا میک آپ کے باوجود وہ بہت پیاری لگ رہی تھی معید کو اپنی کیفیت سمجھ نہیں آئی کے اس لڑکی کو دیکھ کر اس کے دل کو پہلا بار کچھ کیوں ہوا تھا حالانکہ ایک ہی دن ہوا تھا اور ایک ہی دن میں جزبات کی تبدیلی شاہد دو بولوں میں طاقت ہی ایسی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ ڈر کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی پھر معید کو دیکھا جو اپنی آسٹن مارٹن کا دروازہ کھول چکا تھا اور اس کے بیٹھنے کا انتظار کر رہا تھا وہ جلدی سے بڑھ کر بھاگ کر اندر گھس گئی اور خود ہی کھینچ کر دروازہ بند کر دیا معید کو ہنسی آئی اور دوسری طرف چلتا ہوا وہ کار کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا اور زارا کو دیکھا جو شیشے کو دیکھ رہی تھی اس نے زارا کا کیچر کھول دیا جس سے اس کے بال آدھے کھل چکے تھے وہ مڑی تو سارے بال اب منہ پہ آ گئے

"یہ کیا تم نے اِدھر دو کیچر۔"

"سوری گلّو! مجھے اپنی بیوی کے کھلے بال پسند ہے۔"

وہ اب کار سٹارٹ کرنے لگا تو زارا نے اس سے کیچر لینے چاہا وہ ہاتھ پیچھے کر چکا تھا

"میرا کیچر واپس کرو۔"

وہ گھور کر آگے ہوئی تو معید مزید پیچھے ہوا

"نہیں دوں گا۔"

"معید میں تمھارے بال خراب کر دوں گی۔"

معید نے اپنے جیل سے سیٹ کیے ہوئے بالوں کو دیکھا اور گھبڑا گیا یہ نہ ہو پارٹی میں جانے سے پہلے چڑیا کا گھونسلہ بنا ہو

"ہاتھ مت لگانا ورنہ مجھے جانتی نہیں ہو میں کیا کروں گا۔"

"یا بے شرموں والی حرکتوں کے علاوہ کیا کر سکتے ہو مائینڈاٹ معید اب میرا کیچر واپس دوں۔"

معید نے کار تیزی سے سٹارٹ کی اور ونڈو کھول کر زارا کا کیچر پھینک دیا تھا زارا کا منہ کھل گیا اور معید نے کار کی سپیڈ تیز کر دیں

"شوق سے لے لے اب کیچر گل بیگم !۔"

زارا اس کو دیکھتی رہی پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر اس ک بال بگار دیں معید ایک دم پیچھے ہو کر اس کا بازو پکڑا اور زارا نے کھینچا

"ہاں اب حساب برابر۔"

وہ اب مطمن ہو گئی معید کے بال اوپر یو ہو گے جیسے سنگ بن گئے ہو وہ اب بڑھ کر آڈیو آن کر چکی تھی لیکن وہ آڈیو سسٹم نہیں تھا بلکہ اے سی آن ہو چکا تھا

"پاگل لڑکی کچھ پتا بھی نہیں ہے ہر چیز کو ہاتھ لگانا ضروری ہے۔"

"اچھا میاں بن کر خود چھوئے یا کچھ کرو تو حق ہے میں گاڑی کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتی ۔"

وہ اب ڈھیٹ بن کر دوبارہ آڈیو سسٹم کھول چکی تھی

Camila Cambello کا Havana لگ چکا تھا عجیب سی آواز والی لڑکی گا رہی تھی

www.novelsclubb.com

Havana oh nana

Open my heart is

In Havana

"یہ کیا بکواس ہے دل کھول کر بھی بندہ ہوا نہ جا سکتا ہے بھئی یہ وہاں جانے کو کہہ

رہی ہے جہاں حیوان رہتے ہیں دیکھو زرا۔"

معید نے اپنی نئی نویلی بھولی سی بیوی کو دیکھا جو کہی سے بھی پڑھی لکھی لڑکی نہیں لگ رہی تھی

اس نے دوسرا گانا لگایا zaya malik کا Dusk till Dawn

"یہ لڑکا گا رہا یا لڑکی اور لگتا ہے سو کر اُٹھ کر زبردستی سُنا رہا ڈونٹ ٹرائی ٹو بی انڈر توبہ آپ کے پاس انڈین سونگ نہیں ہے

"نہیں!۔"

وہ اب اس کو دیکھ رہا تھا جو بار بار اپنے مزاج تبدیل کر جاتی تھی عجیب لڑکی تھی مگر ڈفرنٹ اور یونیق

"توبہ بند کرواسے۔"

وہ اب بیزار ہو چکی تھی اب کھڑکی کو دیکھنے لگی ایک دم میں اتنا سب کچھ ہو گیا وہ گل زار افرقان سے گل زار امعید بن گئی اور وہ بالکل نارمل ہے...

اس کشمکش میں پڑی رہی جب وہ لوگ کیفے پہنچ گئے معید نے نکل گیا اور اسے بھی بولا نکلنے کو زارا گھبرا رہی تھی اگر وہ اس کو دیکھ لے گے آگے اس سے سوچا نہیں گیا کیونکہ معید دوسری طرف آکر دروازہ کھول چکا تھا

چابی ویلٹ پارکر کو دیں اور زارا کا ہاتھ پکڑ کر بنا کچھ کہے اسے کھینچ کر نکال چکا تھا زارا نے اپنے لمبے بال سنبھالے جو اس کے منہ پہ آگئے تھے

"جلدی سے بال ٹھیک کرو ورنہ لوگ سمجھے گے ڈائن کو ڈیٹ پہ لایا ہے۔"

وہ اس کے کانوں کے قریب بولا اور زارا اپنا ہاتھ کھینچ کر اپنے بالوں کو سیٹ کرنے لگی

"تم نے میرا کیچر نہ پھینکا ہوتا تو یہ حال نہ ہوتا اُف اللہ!۔"

اس کے بال آدھے معید کے زپر میں الجھ چکے تھے معید نے اس کے کندھے پہ بازو ڈال کر سائڈ پہ کیا کیونکہ آس پاس لوگ بہت آرہی تھے زارا نے اپنے بال زور سے

کھینچے اس کا سر چکرا بیٹھا زور سے کھینچنے کی باعث اس کا سر دکھ گیا تھا غصے سے معید کو گھورتی جو مسکراہٹ دباتا اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا جب وہ بال ٹھیک کر چکی تو بولا

"چلے!۔"

وہ اس کے ساتھ چلنے لگی دروازہ کھلا وہ آگئے بڑھتی جب اس کی نظر سامنے سے آتی ان دو بندوں پہ پڑی جن سے وہ بھاگی تھی وہ تیزی سے مڑ کر سیدھا معید کے کندھے سے جا لگی اور اس کی جیکٹ سے اپنا منہ چھپا لیا معید ایک دم جھٹکے سے پیچھے ہوا اور اس کے اس ایکشن سے حیران تھا

"خیرت پہلے تو دور بھاگ رہی تھی چپکنے کے لیے ریسٹورانٹ ملا آپ کو۔"

وہ مسکرایا اسے ہٹانے لگا وہ پھر چپک گئی اور اس کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا

"زارا کیا ہوا؟۔"

اسے اپنی شرٹ گیلی محسوس ہوئی تو اسے پتا چلا وہ رو رہی ہے معید اسے سائڈ پہ لیکر گیا اندھیری سے جگہ جہاں عموماً سیگرٹ سپاٹ ہوتا ہے وہاں لیے گیا جو اس وقت

خالی تھا اس نے الگ گیا تو زارا کا چہرہ آنسو سے بڑھ گیا

"مجھے یہاں سے لیے جاوں۔"

وہ بھرائی آواز میں بولی

"ہوا کیا ہے بتاو تو صبح ابھی تک تو بالکل ٹھیک ٹھاک تھی اچانک۔"

وہ اس کا چہرہ اونچا کرتے ہوئے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا

"پلیز معید وہ لوگ یہاں ہے وہ مجھے لیے جائے گے وہ مار دیں گے۔"

وہ دبی آواز میں چلائی

"چُپ کرو خوامخواہ بچوں جیسا رونے شروع ہو گئی ہو میں بھی کہو پتا نہیں کیا ہو گیا

چلو آو وہ انتظار کر رہے ہو گے۔"

وہ اسے کھینچنے لگا تو زارا پیچھے ہوئی

"میں نہیں جاو گی تمھارا دماغ خراب ہو گیا۔"

"زارا چلو۔"

وہ جھٹکے سے اس کے ساتھ لگی

"میرا ہاتھ چھوڑو معید ورنہ تمھارا منہ نوچ لو گی۔"

"سٹاپ اٹ!۔"

وہ اس کے سینے پہ مکا مارتی پیچھے ہوئی

"تم نے شادی میرے سے تحفظ کے ناطے نہیں کی بلکہ اپنی ہوس مٹانے کے لیے
۔"

معید نے اس کا ہاتھ چھوڑا اور ایک دم خونخوار نظروں سے دیکھا اور پھر اس نے زارا کا ہاتھ پکڑا اور سیدھا واش روم کے اندر لیکر گیا اور دروازہ لاکڈ کیا اور زارا کا جبڑا پکڑا

"ہاں کیا کہہ رہی تھی تم! ہوس میں اس آزاد ملک میں رہنے والا اگر اپنی ہوس مٹانے کے لیے اگر شادی کریں گا تو تم دُنیا کے سب سے بیوقوف ترین لڑکی ہو چار گرل فرینڈ کے ساتھ میں نے گھومنے پھرنے کے علاوہ اور گپ شپ کے علاوہ آگے سے کوئی حد پار نہیں کی چاہتا تو کر سکتا تھا روکنے والا کون تھا مجھے نہ ماں نہ باپ

لیکن جانتی ہو کیا کہی میں نے یہ پڑھا تھا اگر آپ خود جیسے ہوتے ہو تو آپ کو آپ کی پارٹنر بھی ایسے ملے گی اسی وجہ سے خود کو سنبھال کرر کھا اگر میں ایسا ہو تو تم پھر کیسی اگر میں گھٹیا ہو تو تم پھر گھٹیا ہوا گر اتنا نفس کا غلام ہو تا نا تو تم رات کے تین بجے پہلی والی زارا نہ رہتی۔"

سرد آواز نے زارا کو ساکت کر دیا اور پتھریلے تاثرات دیکھ کر تو وہ کانپ اُٹھی تھی معید نے اس کا جبڑا چھوڑ دیا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا زارا نے گردن موڑ کر اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا تو سفید چہرہ سُرخ آنکھیں بال الجھے ہوئے اسے معید کو ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا لیکن شُکر ہے اس نے اعتراف تو کیا کے وہ ایسا لڑکا نہیں جیسا اس نے تھوڑا بہت دل میں سوچا تھا وہ غلط فہمی دور ہوئی اب کیا کریں باہر جائے یا یہی رہے

اس نے بڑھ کر اپنے منہ پہ پانی کے چھینٹے مارے اور اپنے بال سیٹ کیے کلپ تو معید نے پھینک دیا تھا اب ایک بالوں کا کونا آگئے پھینک کر وہ باہر آگئی ڈرتے

ڈرتے اس نے اس طرف دیکھا وہاں وہ اب نہیں تھے اسے یاد پڑتا تھا کے وہ بل کے لیے اُٹھ پڑے تھے ابھی وی آ گئے ہی گئی تھی جب سارے لوگ کھڑے تھے اور وہاں رش تھا پھر اس نے دیکھا معید ان میں سے ایک کو پیٹ رہا تھا یہ سب کب ہوا اسے کیسے پتا چلا یہ وہی لوگ تھے معید نے کیسے پہچان لیے وہ بھاگی معید ویسا لگ ہی نہیں رہا تھا اتنا والینٹ

"دوبارہ تم نے کسی بھی لڑکی کو ٹریپ کرنے کی کوشش کی نا میں تم لوگوں کا وہ حشر کروں گا کے ساری دُنیا یاد کریں گی۔"''

وہ غرایا تھا پھر مڑا تو زارا کو دیکھا زارا نے ایک دم روئی ہوئی آنکھوں والی لڑکی کو دیکھا اور پھر غور سے دیکھنے پر وہ پہچان گئی یہ تو اس کی کولیگ نینا تھی وہ بھی پاکستان سے آئی تھی اور وہ زارا سے ایک مہینہ پہلے یہاں کام کر رہی تھی اس کی کام کی نوعیت پتا نہیں تھی لیکن معید نے اس بندے کی جو حالت کی تھی وہ سب سمجھ گئی وہ بھی اس کی طرح شکار تھی لیکن سب سے عجیب بات معید کو پتا کیسے لگا معید نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس لڑکی کو اشارہ کیا اور میسن کو بلوایا اس کچھ کہتا ہوا جیب سے اپنا کارڈ نکال کر دیا نینا نے لیکر مشکور نظروں سے معید کو دیکھا معید ہولے سے مسکرایا اور مڑا تو چلتا ہوا زارا کی طرف آیا

"آنا ہے تو آو نہیں تو جدھر مرضی جانا ہے چلی جاو اب تمھارے یہ پیچھے نہیں پڑے گے کیونکہ میسن پولیس آفسر ہے وہ میری وجہ سے سب سنبھال لیے گا۔"

وہ کہتے ہوئے اجنبی دکھاتا ہوا چل پڑا

"چوبیس گھنٹے میں ہر قسم کے جزبات بدلے تھے اجنبی، مدد، ہمدردی، کھٹی میٹھی لڑائی، نکاح، محبت، اور پھر وہی پہ سائیکل آگئی اجنبی یہ والی اجنبیت پہلی والی سے زیادہ تکلیف دے تھی اس نے اتنے اچھے شخص جواب اس کا شوہر تھا شوہر بھی صرف ہوئے وے چھ گھنٹے ہوئے تھے اور چھ گھنٹے میں ہی اس لڑ پڑی زارا مڑی اور پیچھے آئی معید ریسٹورانٹ کے باہر کھڑا شاہد اپنی کار کا انتظار کر رہا تھا زارا نے سر اُٹھا کر اسے نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی معید نے گردن موڑنے کی زحمت کی۔

گاڑی تو دونوں بالکل چُپ چاپ خاموشی سے بیٹھ گئے

****

جہاں ایک دن میں اتنی تیزی سے اتنا سب کچھ ہو گیا تھا وہی ایک ہفتے ایسے لگا جیسے کچھ بھی نہ ہوا ہو وہی روٹین وہی کام دھندا وہی سونا وہی کھانا بس فرق یہ تھا معید کے گھر میں ایک اور فریق آ گیا تھا وہ تھی اس کی بیوی زارا جو بالکل گھر میں ایسی تھی جیسے کوئی گھر میں بڑی ائیٹم نا اس دن سے معید نے اس سے بات کی نہ ہی زارا کو کہنے کی ہمت ہوئی وہ کوشش کرتی لیکن معید آفس کے لیے نکل جاتا اور رات کو بہت دیر سے آتا زارا نے رات کو جاگ کر بات کرنی کی کوشش کرتی لیکن معید سرد مہری سے چُپ کروا دیتا کے گھر میں رکھ رہا ہوا اتنا کافی ہے اس سے زیادہ مزید توقع مت رکھنا وہ کہتا نہیں تھا اس کی نظریں سب جواب دیں دیتی شروع میں وہ کمرے میں رہتی لیکن سنڈے والے دن اس نے سوچا معید سے اپولجائیز کر لے اور وہ اُٹھ کر اس کے لیے کچھ بنانا کا سوچ رہی تھی کے سامنے اس کی سوکن کرم جلی

آگئی زارا کا تو لو کھول اُٹھا یہ معید کو سب سے قیمتی شہ تھی ہر وقت یا تو اس کے کمرے میں اس کے ساتھ سوتی یا پھر اس کی گود میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھتی اور معید جان بوجھ کر اس کو اپنے ساتھ رکھتا کے زارا اس کے پاس نہ آگئی ابھی وہ زارا کے راستے میں حائل تھی اور زارا کا دل کیا اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں

"اے بھاگو یہاں سے۔"

بھلا ایبی کو کہاں سمجھ آنی تھی

"میں کہہ رہی ہو نا جاو یہاں سے۔"

اب وہ دھاڑی ایبی کو کہاں پروا تھی وہ اپنی نیلی آنکھیں دکھا کر اِدھر اُدھر گھوم رہی تھی زارا کو لگا وہ اسے تنگ کر رہی ہے وہ بھی جان بوجھ کر زارا نے پیروں سے فٹ بال سمجھ کر اس کو کک ماری اور ایبی صاحبہ تھری سکسٹی سنٹیگریڈ بل کھاتی الماری کو جا کر لگی اور دھڑم کر گری زارا ایک دم شاکڈ ہو گئی ہائے کہی مار تو نہیں دیں معید تو مار دیں گا اسے..

وہ ڈرتے ڈرتے آگئے آئی کے ابھی جنبش کریں گی لیکن وہ منحوس ماری نہیں ہلی

"اللہ اُٹھوں بھئی اُٹھو۔"

سڑھیوں سے آواز آئی اب کیا کریں معید تو گلا دبا دیں گا پھر ایک دم خیال آیا وہ بیوی

ہے جبکہ یہ جنم جلی بلی اس سے زیادہ اہم نہیں اس نے سر جھٹک کر فریج کھولنے لگی

اور جوس کا ڈبہ نکالا تو معید سیلیپنگ کپڑوں کے بجائے بلیو سوٹ میں نیوی بلیو

شرٹ کے ساتھ گلاسس پہنی تھی اس کی نظر کب کمزور تھی وہ اپنی فائل دیکھ رہا

تھا اس لیے بے ہوش یا مری پڑی ابھی نہ دیکھ سکا وہ اتنا ہینڈ سم لگ رہا تھا کے بے

اختیار زارا کا دل کرا جس طرح سوچا تھا اس سے کہی زیادہ اس کا شوہر پیارا تھا وہ پانی کا

گلاس سامنے پڑے جگ میں ڈال رہا تھا جب زارا نے جوس ڈال کر اسے دیا

"اسلام و علیکم!۔"

معید نے سر نہیں اُٹھایا اور واٹس ایپ پہ ڈیزائن ڈسکس کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ اس

کی نظر فائل پر تھی

"آج سنڈے آپ کہاں جارہے ہے میں آپ کے لئے ناشتہ بنانے لگی ہو۔"

زارا نے اس کے رولیکس پہنے ہاتھوں کو چھوا معید نے ہاتھ کھینچا نہیں بس مصروف دکھتا رہا

"معید میں آپ سے بات کررہی ہو۔"

وہ پیار سے بولی رشتے مجبور کرواتے تھے آپ اپنے آپ کو بدلے یہ اسے دو بولوں نے مجبور کیا تھا

"سُن رہا ہوں میں۔"

"پریشان ہورہی ہوں میں۔"

وہ گانے کے انداز میں بولی معید نے ایک نظر اسے دیکھا بلیو شلوار قمیض جو معید پرسوں اس کے دیے ہوے اڈریس سے سامان لیے آیا تھا اس میں قیامت ہی توڈھا رہی تھی بال اس کے نہانے کے باعث نم تھے جسے اس نے لپیٹا تھا توبہ ایک تو اس کی بال لپیٹنے سے اسے چڑ تھی نظر گھما کر اس طرف دیکھنے لگا جب زارا نے اس کی

www.novelsclubb.com

ٹائی پکڑلی اور اسے ٹھیک کرنے لگی

"آپ بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں۔"

وہ زارا کے ایک دم فری ہونے پہ حیران ہو گیا اور پھر اس کے کہنے پہ طنزیا مسکرایا

"فواد خان سے تو کم ہی لگ رہا ہو گا۔"

زارا مسکرائی اور اس کی شیو کو چھونے لگی

"میرے شوہر سے زیادہ خوبصورت تو نہیں ہو سکتا۔"

اب معید اور سپرائزڈ ہو گیا لیکن اتنا نہیں اتنا تو وہ جان گیا تھا کے زارا کا دل پگھل گیا ہے لیکن اس کا تنگ کرنا تو حق بنتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ زارا کو الگ کر کے مڑا

"چلتا ہو۔"

وہ ایک دم رُک گیا گری ہوئی ایبی کو دیکھا زارا کی تو سانس رُک گئی

"ایبی ڈیڈی ائز ہیر۔"

ایبی صاحبہ اپنے محبوب کی آواز سُنتے ہی انگڑائی لی اور اپنے آنکھیں کھولی زارا کی جسم میں جان آئی لیکن ساتھ میں اس نیلی آنکھوں والی سوکن پہ تپ بھی آئی

"ارے ایسے کیوں لیٹی ہو کم ہیر۔"

وہ اُٹھی لیکن پھر گر گئی اب زارا کو لگا اب گئی ٹانگیں تو لازمن ٹوٹ گئی ہو گی معید اس کے پاس جانے لگا تھا جب زارا نے اس کا بازو پکڑا اور اپنی طرف موڑا اور دو بازو اپنے کمر پہ لیے گی

"آپ مجھ سے زیادہ اس بلی کو کیوں توجہ دیتے ہیں پتا بھی ہے آپ بیوی کے حقوق سے نظر چُرا رہے ہیں۔"

وہ بڑے ناز سے بولی اب بھئی ہزار ناولز اور ڈراموں کو دیکھ جر بھی آپ اپنے میاں کو پیار سے نہ منائے اور ڈائیلوگ نہ مارے تو بھائی اللہ ہی حافظ ہے پھر آپ کا

معید پہلے اسے دیکھتا رہا پھر ہاتھ ہٹانے لگا زارا نے اس کی گردن پہ اپنے بازو حمائل کیے

www.novelsclubb.com

"غصے میں کہا تھا اتنا بھی کوئی سریس لیتا ہے بندہ ایسے تو نہ کریں۔"

"گاڈ زارا تم بہت چیزی ہو۔"

معید اس کا ہاتھ جھٹک کر چلا گیا

"اُف اور جو آپ اس کرم جلی کو پیار سے بلاتے رہتے ہیں وہ چیزی نہیں ہے توبہ توبہ اللہ معاف کرے۔"

"ڈونٹ کال ہر کرم جلی۔"

وہ غصے سے بولتا ابی کو اُٹھا چکا تھا اور اسے پیار کرنے لگا پتا نہیں زارا کو کیوں اپنے بے وقتی کا احساس ہوا کے ایک جانور سے بھی کمتر ہے معید کے لیے ہاں معید کی موجود ہر شے سے بھی وہ کم تر یہ بات مان لو زارا

دل میں آگ لگ چکی تھی اور پورے جسم میں پھیلنے میں زرا بھی دیر نہیں لگی اپنی نم آنکھوں کو چھپاتی وہ تیزی سے بھاگی اور کمرہ زور سے بند کر دیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"تم بھی نا زارا ایسے کوئی مناتا ہے بھلا۔"

مائرہ اس کے ساتھ واک کر رہی تھی جب زارا کی بات سُنتے ہوئے بولی

"یار اب ٹائی بھی ٹھیک کی ہاتھ لگایا پیار سے فیس بھی بنایا ڈآئیلوگ بھی مارے

لیکن یہ تو سڑا ہوا کریلا

اب امامہ کا طریقہ سمجھ میں آیا زیادہ بھاؤ نہ دو مرد کو تو وہ آپ کے قدموں میں

ہوتے ہیں۔"

"کون امامہ؟۔"

مائرہ نہیں سمجھی

"میرے تیرویں کرش کی محبت ہائے سلار جیسا شوہر مل جاتا خوبصورت نہ سہی

لیکن جان لٹا دینے والا ہوتا۔"

زارا منہ میں ببل گم ڈالتے ہوئے بولی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"توبہ ہے زارا اب توناول کی دُنیا سے باہر آجاو اب تمھارا جو کوئی بھی ہے تو وہ ہے صرف معید۔"

"جانتی ہو بٹ کیا کرو جو مزا ناولز کے رومینس میں ہے وہ ریل لائف میں نہیں۔"

"اُف لڑکی ٹاپک پہ آو اب بتاو اپنے ڈکٹیٹر شپ والے ہزبنڈ کا کیا کرنا ہے۔"

"پہلے تو خدا کا واسطہ ہے میری طرف سے اس کو کوئی کیڈ نیپ کر دوں یا مار دوں قسم سے ایسی کمینی چیز ہے دل کرتا ہے اس کی نیلی بنٹون جیسی آنکھیں نکال کر گوٹیا کھیلیوں۔"

"اُف تم تو بہت ہی خطرناک ہو اور بہت ہی پوزیسو۔"

زارا نے رونی صورت بنالی پھر آئیسکریم سٹال دیکھا تو بولی

"بھائی ایک آئیسکریم تو دوں لو پوشن دینا اس کرم جلی کو سوچتے ہوئے میرے دل کو آگ لگ گئی ہے شادی مجھ سے کی ہے پر پیار اس اس ڈائن کی اولاد کو۔"

اُف ناقابل برداشت صدمہ زارا اور اس کی سوکن کی کہانی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کام ڈاون زارا وہ تو ایک پیٹ ہے اور تم زرا اچھے کپڑے پہنا کرو تیار ہوا کرو

اس کے لیے کافی بنایا کرو اس کی گود میں بیٹھ جاو کرو۔"

"ہاں پھر جا کر وہ بولے ابی کم ٹو ڈیڈی اور وہ ****اس کے باہوں میں سما

جائے۔"

مائرہ قہقہ لگا کر ہنس پڑی

"توبہ ہے توبہ آو زرا خریداری کرواتی ہو پھر کچھ ہو گا۔"

وہ اسے کھینچتی ہوئی سامنے ایک مال میں لیے گی

اِدھر دیکھا معید تھا لیکن معید اکیلا نہیں اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی خوبصورت

لمبی سی ایک تو معید کی دوستیں لمبے منہ والے کیوں نکلتی ہے وہ اس کے ساتھ کھڑا

واچ سلیکٹ کر رہا تھا اور وہ بھی لیڈیز یہ مال کے انٹر ہوتی ہی پہلی شاپ تھی جس کا

نام زارا اوپر بورڈ پڑھنے کے بعد منہ کھل گیا Dior اُف اسے پتا تھا وہ شخص امیر ہے

اور برینڈ سے کم کوئی چیز نہیں لیتا ایک تو وہ تھی ایل مارکٹ سے پہنے والی اور اُدھر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے ڈھیر ساری شاپنگ اماں نے کرا کرا سے یہاں بھیجا تھا آنسو فورن کسی گن سوٹ کی طرف فورن آنکھوں میں شوٹ ہوئے اور نکلنے کے لیے بیتاب تھی وہ مڑی تو مائرہ نے روکا

"کہاں جا رہی ہو؟ زارا۔"

زارا رُکی نہیں بھاگتی چلی گئی پھر رُکی اسے نے دیکھا اس کے ہاتھ میں ائسکریم وہ زارا ہی کیا جو اپنی بڑھاس نہ نکالے وہ مڑی اور تیزی سے چلتے ہوئے ڈائیور کی شاپ کی طرف بڑھی ٗوہ اس لڑکی کو واچ پہنا کر چیک کر رہا تھا زارا نے دروازہ کھولا اور چلتے ہوئے معید کا بازو پکڑا معید ایک دم حیرت سے مڑا اس نے دیکھا زارا کھڑی تھی

"تم!۔"

"ہاں میں یاد آگئی۔"

زارا نے کہتے ہوئے آئیسکریم اس کی منہ پہ ماری

"بڑی بڑی باتیں کے میں ہوس کا مارا نہیں ہو بلا بلا شاہ رخ خان بنے کی بھرپور کوشش کی لیکن سوری میں کوئی ویر زارا والی زارا نہیں ہو جو تمھارے گُڈ لُکس میں مار مٹ کر تمھاری ڈائیلوگ بازی پہ پاگل ہو جاو گیٔ۔"

وہ کہتے ہوئے چل پڑی اور معید منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا

"ایک تو میں اس کے لیے بنے سنور نے،اس کو قائل کرنے کی تیاری کر رہی ہو اور یہ چڑیل کو گھڑی پہنا رہے ایک سوکن کم تھی وہ کرم جلی اور یہ دوسری۔"

****

اس طرح یہ بھی ہفتہ زارا کی بیگانگی میں گزر گیا وہ کمرے سے تب نکلتی جب معید لاونج میں موجود نہ ہوتا کہی ایسا ہی نہ ہو معید گھر سے باہر نکال دیں اتنا تو اسے تھا کے وہ اب معید سے الگ نہیں ہو سکتی لیکن قسمت کو شاہد نہ منظور تھا وہ اپنی کافی بنا کر کچن سے نکلنے لگی جب اسے معید کی آواز آئی

"پیپر زریڈی ہو گئے چلو اچھی بات ہے نہیں میں نے بات کی تھی وکیل سے کیوں

نہیں ہونے تھے اب بس سارے کام ہو گئے ہے انفورم کر دینا انھیں میری بات

نہیں ہوتی اس سے ٹھیک ہے اوکے۔"

وہ انگلش میں تیزی سے کہتا لائونج میں آگیا زارا وہی ٹھہر گئے

"پیپرز کہی ڈائیورس کے تو نہیں اللہ اور وہ کہہ رہا تھا انفورم اسے کر دوں کیونکہ

اس سے بات نہیں ہو رہی یانی مجھ سے بات نہیں ہو رہی۔"

معید کچن میں آیا اور زارا تیزی سے وہاں سے چلی گئی اس نے مڑ کر دیکھا پھر کندھے

اچکاتے ہوئے چل پڑی

****

www.novelsclubb.com

اس نے ٹرین کا انتظار کیا یہ ٹرین میلبورون سے سڈنی جا رہی تھی گو کے وہ ابھی بھی

پکڑی جا سکتی لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی معید سے دوری برداشت ہو سکتی تھی

لیکن اپنے نام سے اس کے نام سے الگ ہونا نا قابل برداشت تھا اپنے آنسو پونچھتی

رات کو ہی فیصلہ کر چکی تھی یہاں سے چلی جائے اور رات کو پیکنگ کرتے ہوئے وہ

صبح ہی صبح آٹھ بجے نکل پڑی

اور ابھی بیٹھی ٹرین کا انتظار کر رہی تھی جب سوچتے ہوئے پتا چلا کے وقت ہو چکا

ہے تو وہ اپنا سامان اُٹھاتی آگے بڑھی

****

معید نے دروازہ کھولا اور بیگ اُٹھایا اور بولا

"آئے انٹی آپ کو دیکھے گی نا تو خوشی سے پاگل ہو جائے گی۔"

وہ زارا کی ماں کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اندر داخل ہوا

"ماشااللہ گھر تو بہت خوبصورت بس زارا سے شکوہ ہے کے مجھے بتات دیتی اتنی

نصیبوں والی نکلی خدا تمھیں خوش رکھے بیٹا۔"

وہ بہت مشکور نظروں سے معید کو دیکھ رہ

رہی تھی "میں بلاتا ہوں زارا کو زارا زارا۔"

وہ اندر کمرے میں ناک کرنے لگا اور کھولا تو دروازہ کھل گیا "زارا زارا!۔"

وہ مڑنے لگا جب اس نے ٹی وی پر سٹکی نوٹ دیکھا

اور تیزی سے اُٹھایا

"میں واقی آپ کے قابل نہیں ہو معید میں آپ کی زندگی سے جا رہی ہو آپ بیشک دوسری شادی کر لے لیکن مجھے ڈائیورس نہ دیں۔"

اتنے یہ تین جملے تھے جبکہ معید کا دماغ بھگ سے اُڑھ گیا زارا چلی گئی

****

وہ سیٹ پہ سر ٹکا کر آنکھیں موند چکی تھی کہہ تو دیا تھا کے معید سے الگ رہ پائے گی لیکن اس دل کا کیا کریں جو معید کی محبت میں ایک دریا بن گیا تھا اور یہ دریا تو بڑھتے بڑھتے انسان محبت سے عشق کی سٹیج پہ چلا جاتا ہے نا کہ وہ محبت کا خاتمہ ہوتا محبت کے خاتمے سے مراد دل کا ہی خاتمہ ہے کیونکہ یہ دل جتنی طاقت رکھتا ہے اتنی ہی کمزور ہے جو ٹوٹنے سے بکھر جاتا ہے۔

زارا شیشے کے پار دیکھنے لگی اب وہ معید سے دور ہو جائے گی بہت دور

"ٹکٹ میڈیم۔"

زارا آواز سے چونکی اوہاں اس نے ٹکٹ دینا تھا بیگ سے ٹکٹ نکال کر اس نے بغیر دیکھے دیں دیا

"ٹکٹ میڈیم۔"

وہ لیتے ہوئے پھر بولا

"اوہو دیں دیا ہے میں نے۔"

وہ چڑ کر بولی

"دل کا تو ٹکٹ رہتا ہے میڈیم۔"

وہ اس آواز پڑ چونکی اس نے معید کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے کھڑا ٹوپی اُتار رہا تھا

"م مم معید۔"

"ز زارا۔"

وہ اب گھٹنے کے بل بیٹھ گیا

"تم نا بیوقوف تو تھی اور سدا کی جزباتی لیکن حد درجے کی پاگل یہ میں نے آج جانا

سٹوپڈ لڑکی تم سمجھی میں تمھیں ڈائیورس دیں رہا تھا۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑنے لگا تو زارا نے جھٹکا

"تم وکیل سے بات کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے پیپرز تیار ہیں وہ کیا تھا۔"

"میری گل بیگم آپ کو پہلے بھی کہا تھا اب جزباتی اور بیوقوف کے ساتھ پاگل بھی

ہے تو وہ پیپرز آپ کی مدر کے تیار کیے تھے وہ یہاں آجائے اور آپ کی امی کو لینے گیا

تھا گھر میں موجود آپ کا انتظار کر رہی تھی لیکن ان کی بیٹی تو اپنے شوہر کو ہی چھوڑ کر

جا رہی تھی۔"

www.novelsclubb.com

زارا کا منہ کھل گیا تھا جب معید نے ٹھوڑی سے اس کا منہ بند کیا

"اااامی۔"

"ایک تو یہ ہکلاتے کیوں ہو ااااامی ممم معید۔"

وہ اس کا مزاق اُڑانے لگا

"زارا نے منہ بنایا۔"

"جائے یہاں سے ایک تو مجھے دو ہفتے سے اگنور کیا اوپر سے اس لڑکی کو گھڑی لیکر دیں رہے تھے اور ہر وقت اس کرم جلی کو اپنے باہوں میں لٹائے توبہ مجھے نہیں چاہئے ایسا بٹا ہوا شوہر۔"

معید اس کی بات سُنتے ہی قہقہہ لگا کر ہنس پڑا لوگ اس کے قہقہے سے متوجہ ہوئے

"توبہ ایک بلی سے جیلسی وہ تمھاری رقیب نہیں ہے زارا وہ ایک بلی ہے میری اکیلے پن کی ساتھی میرا کوئی نہیں تھا میری ممی نے دوسری شادی کرلی تھی جب میں ٹین ایج تھا اس وقت تو کوئی نہیں تھا جب پانچ سال بعد ایبی مجھے سڑک میں ملی وہ اس وقت زخمی تھی اور تمھیں تو پتا ہے کتنا میں ہمدرد انسان ہو بس پھر اس کو ساتھ لیے آیا اب چار سال سے میرے ساتھ ہے اس وقت اتنے سے تھے اب دیکھو میری محبت میں کیسی ہے اور اپنے آپ کو دیکھ لو۔"

زارا نے اپنے اتنے خوبصورت دل کے مالک کی شوہر کو دیکھا سارے گلے شکوے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک منٹ وہ گھڑی وہ کچھ بولنے لگی کے معید نے خوبصورت گولڈ کی گھڑی ڈائیور

کی اس پہنائی

"لوگ عموماً انگھوٹی پہناتے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں جب تم گھڑی میں وقت دیکھو

تو ہر پل ہر سکینڈ ہر منٹ میرا ہی خیال ہے۔"

اس نے زارا کے ہاتھ چوم لیے زارا بے ہوش ہونے کو تھی

"اب چلے آپ کی امی پریشان ہو رہی ہو گی۔"

"نہیں!۔"

زارا نے پھر انکار کیا اب معید نے گھورا

"اب کیا ہے محترمہ!۔"

"تم نے فلمی سٹائل میں میرے لیے گانا نہیں گایا اور پروپوز بھی نہیں کیا۔"

معید پہلے اسے دیکھتا رہا پھر اِدھر اُدھر دیکھا ایک لڑکی کے ہاتھ میں گیٹار تھا وہ چلتے

ہوئے بڑھا

www.novelsclubb.com

"اکسکیوز می کین آئی ہیواٹ فور امنٹ۔"

لڑکی نے سر اُٹھایا اور معید کا خوبصورت چہرہ دیکھا ہائے وہ بھلا کیوں نہ دیتی

"یا شیور۔"

"تھینک یو۔"

"فوریو زارا۔"

معید نے گیٹار لیکر زارا کی طرف اشارہ کیا زارا حیران ہو گئی وہ اتنا سریس ہو جائے گا

ایڈ شیرن کا پرفیکٹ کے گانے میں وہ اپنی خوبصورت آواز بکھیرنے لگا

I found a love for me

Darling just dive right in

And follow my lead

Well I found a girl beautiful and sweet

I never knew you were the someone waiting

www.novelsclubb.com

for me

Cause we were just kids when we fell in '

love

Not knowing what it was

I will not give you up this time

And in your eyes you're holding mine

Baby, I'm dancing in the dark with you

between my arms

Barefoot on the grass, listening to our

favorite song

When you said you looked a mess, I

whispered underneath my breath

www.novelsclubb.com

But you heard it, darling, you look perfect tonight

Well I found a woman, stronger than anyone I know

She shares my dreams, I hope that someday I'll share her home

I found a love, to carry more than just my secrets

To carry love, to carry children of our own

We are still kids, but we're so in love

Fighting against all odds

I know we'll be alright this time

www.novelsclubb.com

Darling, just hold my hand

Be my girl, I'll be your man

I see my future in your eyes

تالیوں کی آواز گونجی اور کچھ کی آنکھوں میں آشک آ گئے

معید نے گیٹار واپس کیا

"کوئی اور ڈیمانڈ زارا

وہ دور کھڑا اس سے پوچھ رہا تھا زارا نے منہ پہ ہاتھ رکھا اور اپنی آنسو بھری آنکھوں سے بھاگتے ہوئے معید کے پاس بھاگی اور اس کے گلے لگ گئی تالیوں کی اواز مزید ٹرین میں گونجی اور زارا اور معید کی لو سٹوری کا ہیپی اینڈ ہو گیا....

😍😍😍😊😊Happy_Ending#